SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, September 18, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past four in the evening with Mr. Presiding officer (Malik Muhammad Hayat) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ولا تقف ما ليس لک به علم ان السمع والبصر وا لفو اد کل
اولئک کان عنه مسئولا O و لا تمش فی الارض مرحا انک لن
تخرق الارض و لن تبلغ الجبال طولاO کل ذلک کان سیئه عند
ربک مکروها O ذلک مما اوحیٰ الیک ربک من الحکمة ولا
تجعل مع الله الها اخر فتلقی فی جهنم ملوما مد حورا O

ترجمہ: اور جس بات کی تم کو (صحیح) خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو ۔ (سنی سنائی باتوں پر نہ جاؤ یاد رکھو کہ) بلا شبہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے پوچھ گچھ ہو گی ۔ (اس باز پرس کے دن سے غافل نہ ہو' اور اس ڈھیل پر جو دنیا میں لوگوں کو دی جاتی ہے اترا نہ جاؤ)۔

اور زمین پر اکڑ کر (اتراتے ہوئے) مت چلو۔ نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندیوں کو پہنچ سکتے ہو (تم جو ہو وہی رہو گے ' تمہاری اکڑ پھوں سے تمہاری حقیقت بدل

4480(57) Sent. (1)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, September 18, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past four in the evening with Mr. Presiding officer (Malik Muhammad Hayat) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا تقف ما لیس لک به علم ان السمع والبصر وا لفو اد کل
اولٸک کان عنه مسئولا O و لا تمش فی الارض مرحا انک لن
تخرق الارض و لن تبلغ الجبال طولاO کل ذلک کان سیئه عند
ربک مکروها O ذلک مما اوحیٰ الیک ربک من الحکمة ولا
تجعل مع الله الها اخر فتلقی فی جهنم ملوما مد حورا O

ترجمہ: اور جس بات کی تم کو (صحیح) خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو۔ (سنی سنائی باتوں پر نہ جاؤ یاد رکھو کہ) بلا شبہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے پوچھ گچھ ہو گی۔ (اس باز پرس کے دن سے غافل نہ ہو' اور اس ڈھیل پر جو دنیا میں لوگوں کو دی جاتی ہے اترا نہ جاؤ)۔

اور زمین پر اکڑ کر (اتراتے ہوئے) مت چلو۔ نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندیوں کو پہنچ سکتے ہو (تم جو ہو وہی رہو گے' تمہاری اکڑ پھوں سے تمہاری حقیقت بدل

44805(57)Sest.(1)

نہ جانئے گی)۔

یہ سب بری باتیں (جن سے تم کو منع کیا گیا ہے) تمہارے رب کے نزدیک بڑی بیزاری کی ہیں (اس کی رضا چاہتے ہو تو خود ان باتوں سے بیزار رہو اور جس کام کے کرنے کا جس طرح حکم دیا گیا ہے وہ کئے جاؤ)۔

یہ (ہدایت کی) باتیں اس حکمت سے ہیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف وحی فرمائی((تاکہ لوگ قول حق ، کلمہ حق اور رسول برحق کو سمجھیں) اور (خوب یاد رکھو کہ) اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ ورنہ (اے مخاطب) تو ملامت زدہ راندہ (بارگاہ) ہو کر جہنم میں پھینکا جائے گا۔

POINT OF SELF EXPLANATION

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی جناب ملک حاکمین صاحب۔

ملک حاکمین خان۔ جناب شکریہ جی کہ آپ نے مجھے موقع دیا ۔ میں آپ کو کچھ باتوں کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ! جمعرات کے روز اس ایوان بالا میں ہم نے ایک تحریک التواء پیش کرنے کی کوشش کی لیکن جناب چیئرمین نے ہمیں اجازت نہ دی ۔ اس کے باوجود دوسرے دن اخبارات میں کچھ اس قسم کی خبریں شائع ہوئیں ایسے حالات سامنے آئے جن سے میں یقینا" متاثر ہوا ہوں ۔ جناب والا ' اخبارات میں یہ بات آئی کہ یہاں کوئی ایسا واقعہ وقوع پذیر ہوا اور میں نے کوئی ایسی غلطی کی جو اس ملک کے خلاف تھی' جمہوریت کے خلاف تھی کیونکہ اس خبر سے ایسا تاثر ملتا تھا کہ جناب چیئرمین نے مجھے بات کرنے سے روک دیا اور ڈانٹ دیا اور مجھے سختی سےحکم دیا کہ میں بیٹھ جاؤں۔ جناب والا' اس سے یقینا" میرے چاہنے والے ' میرے وہ محسن لوگ جن کی تعداد لاکھوں پر مشتمل ہے ' جنہوں نے مجھے تین چار مرتبہ منتخب کیا اور مجھے صوبائی اسمبلی کا ممبر بنایا اور آپ جانتے ہیں کہ چند دن پہلے جب میں نے اس ایوان بالا کا رکن منتخب ہونے کے بعدحلف اٹھایا اور حلف اٹھانے کے بعد جب میں اپنے دیہات میں گیا ' اپنے ضلع میں گیا -- اس ملک کے دانشور گواہ ہیں' اس ملک کے سخن شناس گواہ ہیں کہ لاکھوں کی مخلوق خدا نے میرا استقبال کیا ' مجھے عزت دی اس لیے دی کہ جب میں ایوان میں جاؤں گا تو ان کے مفادات کی نگہداشت

کروں گا ۔ اس ملک میں جمہوریت کی بقا کے لیے میری جو جدوجہد ہے ۔ اس ملک کی بقا کے لیے میری جو جدوجہد ہے اس کے متعلق میرے یہ رفقاء کار اچھی طرح جانتے ہیں جناب میں نے اس صدی کا چوتھائی حصہ جو وقف کیا تھا ۔ میں نے ان حالات میں ان مشکلات میں ' میں جو آٹھ سال سزائے موت کی cell میں گزارے ' میں نے کوڑے کھائے ' جمہوریت کے لیے میری جو جدوجہد تھی' میں نے اپنی وفاداریاں تبدیل نہیں کیں وہ میں نے اس لیے نہیں کی تھیں کہ جب میں ایوان میں آوں گا آپ کے سامنے آوں گا تو آپ مجھے عزت دیں گے ' معاشرہ مجھے عزت کی نگاہ سے دیکھے گا کہ یہ وہ ملک حاکمین ہے جو نہ بکنے والا ہے ' نہ جھکنے والا ہے بلکہ اپنے اصولوں پر کاربند رہنے والا ہے۔ جناب والا' میں آج اپنے ان عظیم لوگوں سے پوچھنے والا ہوں کہ تاریخ کیا سبق دیتی ہے انسانیت کے تقاضے کیا ہوتے ہیں بڑائی کیا ہوتی ہے ' کسی کے پاس بہت بڑی جاگیر ہو یا کسی کے پاس بہت پیسہ ہو یا کسی کی علمیت پر فضیلت زیادہ ہو یا اس نے اپنے اصولوں پر کاربند رہنا ہو' وہ انسانیت کے تقاضے پورے کرے۔ جناب والا' ہماری تاریخ گواہ ہے ہم نے کیا کچھ کیا' ہم نے اتنی نشاندہی کی کہ جب صبح ہندوستان کا ریڈیو اپنی نشریات شروع کرتا ہے تو وہاں وہ مطالبہ کر رہے ہیں اس ملک کو اس میری دھرتی کو جس کے لیے میں نے جدوجہد کی وہ میں نے اس لیے کی کہ میرے سامنے میرا اپنا orientation تھا میری ایک ideology تھی ایک کنونشن کے مطابق اس جدوجہد میں میرا ایک نظریہ تھا میں committed تھا کہ میں نے اس ملک میں ایک ایسی جمہوریت لاگو کرنی ہے ' ایسی جمہوریت کا ساتھ دینا ہے جو اس ملک کی بقا کے لیے ہو جو سوداگری کے لیے نہ ہو ۔ اس ملک میں ایک خدمت کا جذبہ لے کر آگے بڑھنا تھا اور میری جو اس وقت تحریک التواء تھی اس میں یہی تھا کہ اس وقت حالات اس ڈگر پر جا رہے ہیں ۔ ہمارے لیڈر آف اپوزیشن کے خلاف جو باتیں ہو رہی ہیں اس سے ہندوستان تک کو تقویت مل رہی ہے اور بات یہاں تک آ رہی ہے کہ اس ملک کو ' اس پاکستان کو تخریب کار declare کیا جائے ۔ جب پاکستان کا لیڈر آف اپوزیشن یہ بات کہتا ہے ایک دفعہ وہ کہتا ہے کہ ہمارے پاس ایٹم بم ہے اور پھر واشنگٹن پوسٹ کے حوالے سے ایک بات آتی ہے اور جناب والا! جب اس قسم کی بات آتی ہے تو اس ملک میں ایک عجیب قسم کی گھٹن پیدا ہوتی ہے۔ جناب لیڈر آف دی اپوزیشن اور ان رفقاء کو میں کہنا چاہتا ہوں کہ اقتدار کے بعد انہیں کیا ہو گیا ہے۔ اقتدار کے بعد تو مشکلات بھی آتی ہیں۔ جیلوں میں بھی جانا پڑتا ہے کوڑے بھی کھانے پڑتے ہیں۔ جناب بڑا دل کرنے کی ضرورت

ہے۔ اس لیے میں عرض کرتا ہوں کہ ان حالات میں افرا تفری پھیلانے کی کیا ضرورت ہے ۔ جب یہ ملک afford ہی نہیں کر سکتا کہ اس ملک میں بار بار جمہوریت کا خاتمہ ہو اور الیکشن کے مطالبے ہوں۔ کیا ضرورت تھی ٹرین مارچ کی اگر اس میں ناکامی ہوئی تو دوبارہ کیوں یہ ایسے اقدام اٹھا رہے ہیں۔ کیا یہ ملک کی خدمت ہے ؟ یہ قوم کی خدمت ہے ؟ کیا یہ اس سسٹم کی خدمت ہے ؟ کیا جناب ہم وزیر اعظم ہندوستان کی بات کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں اس کو تقویت دینا چاہتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اپنے تک confine کریں۔

ملک حاکمین خان۔ جناب میں انتہائی شکر گزار ہوں۔ میں راجہ صاحب کی انتہائی قدر کرتا ہوں۔ احترام کرتا ہوں۔ یہ میرے وہ رفقاء کار ہیں جنہوں نے جمہوریت کیلئے بہت جد و جہد کی ہے۔ میں اس بات کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ اگر جناب والا مجھے تھوڑا سا وقت دیں تو میں کچھ نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں آپ کو اور وقت نہیں ملے گا آپ نے اپنا پوائنٹ بتا دیا ہے۔ شکریہ۔ میں اس کے اوپر رولنگ دیتا ہوں کہ ملک صاحب کو چیئرمین سینٹ نے بالکل نہیں ڈانٹا۔ ہم ملک صاحب کی respect کرتے ہیں۔ وہ ہمارے بہت بڑے معزز Parliamentarian ہیں۔ انھیں تجربہ بھی بہت ہے اور انھوں نے کبھی کوئی غلط بات نہیں کی۔ شیخ صاحب۔

FACILITIES GIVEN TO THE CHAIRMAN OF THE STANDING COMMITTEES

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین صاحب میں جس بات کو اس ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا تعلق موجودہ چیئرمین حضرات کی appointments سے ہے۔ یہاں treasury benches موجود ہیں اور وزراء حضرات بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں افسوس کے ساتھ اس بات کو دہراتا ہوں کہ اخبارات یہ بتا رہے ہیں کہ چیدہ چیدہ چیئرمین حضرات کو دفاتر کیلئے پیسے بھی دے دیئے گئے ہیں۔ انھیں گاڑیاں بھی دی گئی ہیں۔ ان کو عملہ بھی دے دیا گیا ہے۔ انھیں تنخواہیں بھی مل رہی ہیں۔ سینٹ میں جو لوگ elect ہوئے ہیں نہ ان کے پاس اسوقت تک دفاتر ہیں۔ نہ انھیں کوئی عملہ ملا ہے اور نہ کوئی مراعات جو حکومت نے announce کی ہیں ان کا کوئی

پتہ نہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور اس کے بارے میں میں ایک اور بات میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کا اسی قسم کا رویہ ہے۔ سینٹ کی کمیٹی کی meetings میں پاکستان ٹیلی ویژن کا جو کردار ہے ۔ جو انداز ہے جو طریقہ کار ہے وہ complete black out کا ہے سینٹ کی کمیٹیوں کی proceedings کا۔ میں ان دونوں باتوں کی طرف جناب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر یہ سینٹ اور اس کے معزز ممبران ہیں۔ ہم ہیں تو معزز کیونکہ ظاہر ہے لوگوں نے ہمیں elect کیا ہے ہمارے ساتھ یہ سوتیلی ماں کا سا سلوک حکومت کا کیوں ہے؟ سوال یہ ہے کہ ہمارے چیئرمین جتنے بھی ہیں ان کو اب تک دفاتر کیوں نہیں ملے۔ انھیں اب تک conveyance کیوں provide نہیں کی گئی ۔ جب کہ ان کے مقابلےمیں دوسروں کو مراعات دی جا رہی ہیں۔ سب کی name plates لگ گئی ہیں لیکن ہمارے سینٹ کے چیئرمینوں کو کیوں نہیں دی جا رہی ہیں۔ میرا جناب چیئرمین آپ سے یہ سوال ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ۔

سید اقبال حیدر۔ میں تو اپنے معزز رکن سے یہ صرف گزارش کروں گا۔ آپ کے ذہن میں حکومت کے بارے میں اس طرح کے غلط خیالات کیوں آتے ہیں۔ یہ آپ تعصب رکھتے کیوں ہیں حکومت کے بارے میں حکومت کی نیت بالکل نیک ہے۔ ہماری پوری کوشش ہے اور ہمارے تمام سنیٹرز ہمارے لئے معزز ہیں اور معزز ترین ہیں اور اتنے ہی معزز ہیں جتنے نیشنل اسمبلی کے اراکین ہیں ۔ ہم کسی قسم کے امتیازی سلوک یا تعصب پر یقین نہیں رکھتے لیکن آپ کے جملوں سے مجھے یہ ضرور محسوس ہوتا ہے کہ آپ کا بڑا تعصب اور امتیازی سلوک ہے حکومت کے ساتھ۔ آپ مطمئن رہیں جو جو مراعات ہوں گی ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے سینٹ کے چیئرمین کو بھی اتنا ہی کچھ دیا جائے ۔ میں اس کے لئے آپ کی وکالت کر رہا ہوں۔

POINT OF ORDERS

i) Re: CALL ATTENTION NOTICE

Mian Raza Rabbani: Point of order. Sir, on the 14th. I faxed a Call Attention Notice under Rule 159 to be read with Rule 236 on the flood situation.

I raised this point on the 15th also on the floor of the House and the Chairman. at that time directed that ,don't take it up now, it will come up on Sunday and it will be on the Order of the Day but the Call Attention Notice is again not on the Order of the Day. It pertains to the flood situation, particularly, in the Province of Sindh, which is very critical and when I approached the Secretariat, it had a very callous attitude. I was told. if it has not come up today, it will definitelly come up tomorrow, if not tomorrow, it will come up the day after. They can afford to have this callous attitude while sitting in offices in Islamabad. But the situation in the Province of Sindh with reference to the floods is some thing which should be brought to the notice of this House.

Mr. Presiding Officer: Well it is not on the agenda today. We are going to put this as first item tomorrow morning

Mian Raza Rabbani: Right Sir, but otherwise, I have asked that the rules be suspended and it may be taken up immediately. But if you like, then first thing tomorrow.

ii) Re: RELEASE OF DEVELOPMENT FUNDS.

Presiding Officer: First thing tomorrow morning.

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ ۔ جناب والا! ہم اقبال حیدر صاحب کی لفاظی سے تو پورے ایک سال سے محظوظ ہو رہے ہیں اور اس پورے سال میں جو وعدے خوبصورت الفاظ کی شکل میں لپیٹے ہوئے ہیں' ان میں سے ان کا کوئی وعدہ بھی پورا نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے اس floor of the House پر یہ وعدہ کیا تھا کہ ۱۹۹۲-۹۴ کے جو so-called peoples' works programmes یا تعمیر وطن کے پیسے تمام معزز اراکین کو release کئے جائیں گے اور یہ funds non lapsable ہیں لیکن آج میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ان کی پسند کے یا ان کی

مرضی کے جو سینیئرز حضرات ہیں ' ان کے فنڈ تو release ہو گئے ہیں اور باقی کے نہیں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جن تلوں سے یہ مزید تیل نکالنا چاہتے ہیں ۔ یا ان کی کوئی خواہش ہے کہ شاید کوئی بات بن جائے' یہ ان کی خواہش پوری نہیں ہو گی ۔

جناب والا! اپنے سیاسی عزائم کی خاطر بہت سارے ایسے معزز اراکین ہیں ' جن کے انہوں نے funds release نہیں کئے ہیں۔ وہ اپنی سکیمیں ایک سال پہلے دے چکے ہیں اور اس کے بعد وہ پچھلے financial year میں administratively approved بھی ہو گئی ہیں' ان کی کاپیاں بھی ہمارے پاس موجود ہیں ۔ اقبال حیدر صاحب اور Leader of the House ملک محمد قاسم صاحب نے ہمیں floor of the House پر assurance دی تھی کہ ہم سب کے ساتھ مساوی سلوک کریں گے اور funds release کریں گے لیکن بدقسمتی سے آج تک ان سینیئرز کے جو شاید ان کے منظور نظر نہیں ہیں یا نہیں ہو سکتے ہیں ' ان کے funds ابھی تک release نہیں کئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرز عمل سے انہوں نے پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح کیا ہے ۔ اس کے بارے میں میں نے بحیثیت چیئرمین privilege committee ان کو ایک letter لکھا ہے ۔ اس کا بھی انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا ہے ۔ میں نے لکھا ہے کہ آپ نے اس ہاؤس میں assurance دی تھی کہ تمام ممبران کو آپ ایک ساتھ funds release کریں گے اور تمام اراکین سینٹ کے ساتھ برابر کا سلوک کریں گے لیکن یہ سب کچھ انہوں نے نہیں کیا ہے اور اس ہاؤس کا استحقاق مجروح کیا ہے ۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں جو سب سے زیادہ دو معزز ہاؤس ہیں ' وہ نیشنل اسمبلی اور سینٹ ہیں ۔ ان کمیٹیوں میں جو کارروائی ہوتی ہے ' اس سے قوم کو بے بہرہ رکھا جاتا ہے۔ جو حکومت اب برسراقتدار آئی ہے ' اس نے یہ practice شروع کی ہے کہ قوم کے سامنے ان کمیٹیوں کی کارروائی کو پیش نہ کیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پوری دنیا میں جہاں بھی جمہوری روایات ہیں ' وہاں ایسی کمیٹیوں کا پارلیمنٹ کو چلانے اور ملک کے کاروبار کو چلانے میں بڑا اہم اور موثر رول ہوتا ہے اور ایک کردار ہوتا ہے ۔ یہی حال سینٹ او نیشنل اسمبلی کا ہے۔ لیکن ہماری یہ بدقسمتی ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ کن وجوہات کی بنا ء پر جب سے یہ حکومت بر سر اقتدار آئی ہے ' ان کمیٹیوں کی کارروائی سے قوم کو آگاہ نہیں کیا جا رہا ہے ۔ دوسری جانب صورت حال یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی village کی

electrification ہو رہی ہوتی ہے جو کہ foreign aid سے ہوتی ہے ' اس میں ہماری حکومت کی contribution بھی نہیں ہوتی ہے : اس کے اخراجات ہمارے بجٹ میں شامل نہیں ہوتے ہیں اس کو تو TV پر دکھایا جاتاہے ' چاہے یہ اسمبلی کا ممبر ہوتاہے یا نہیں ہوتا ہے اور کہا جاتاہے کہ یہ فلاں صاحب نے کی ہے اور یہ فلاں صاحب نے کی ہے ۔

جناب والا! صورت حال یہ ہے کہ یہاں لوگ ہیلی کاپٹرز پر پھر رہے ہیں' ان کے متعلق تو بتایا جاتا ہے ۔ کل پشاور میں معمولی سی briefing ہو رہی تھی ' اس کو تو انہوں نے TV پر دکھایا ہے۔ لیکن اس معزز ہاؤس کی جو کمیٹیاں ہیں ' جن کاپارلیمنٹ میں اور جمہوری نظام میں بہت important اور pivotal role ہے' انہوں نے ان کی کارروائی TV پر دکھانے کا سلسلہ discontinue کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے دونوں ایوانوں کی ہتک عزت ہوئی ہے اور ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ کمیٹیوں میں جو کارروائی ہوتی ہے' اس سے قوم کو بے بہرہ رکھا جاتا ہے اور قوم کو اس سے بے خبر رکھا جاتاہے ۔ ہمارے معزز ساتھی جمہوری روایات کو آگے بڑھانے کا دعوٰی تو کرتے ہیں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح جمہوریت آگے بڑھ رہی ہے۔ کیونکہ دونوں ایوانوں میں یا دونوں ایوانوں کی کمیٹیوں میں جو کچھ ہو رہا ہے ' وہ قوم کے سامنے آنا چاہیے تا کہ پوری پاکستانی قوم یہ جان سکے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا نہیں کر رہے ہیں ۔

تیسری بات جو انہوں نے کمیٹیوں کے privileges کے بارے میں کی ہے ' اس سلسلے میں میں عرض کرتاہوں کہ آپ ساری دنیا میں دیکھیں کہ کمیٹیوں اور کمیٹیوں کے چیئرمینوں کو کچھ privileges حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق انہوں نے promise بھی کیا تھا لیکن اب انہوں نے یہ امتیازی سلوک روا رکھا ہواہے کہ کچھ selective کمیٹیوں کے چیئرمینوں کو یہ facilities دے دی ہیں اور باقی کو نہیں دی ہیں' میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہے ۔ اگر یہ facilities گورنمنٹ اپنے level پر afford کر سکتی ہے' تو سب کو یہ facilities دے اور اگر نہیں کر سکتی ہے تو یہ فیصلہ کیا جائے کہ یہ facilities نہ نیشنل اسمبلی میں ملیں گی اور نہ سینٹ میں ملیں گی ۔ ان معروضات کے ساتھ میں treasury benches سے ایک دفعہ پھر گزارش کروں گا کہ فلور آف دی ہاؤس پر جو assurance دی جائے۔ اس کو خدارا قبول کیا جائے اور پارلیمنٹ ' جمہوری نظام اور ممبران کا مذاق نہ اڑایا جائے۔ ہمیں در بدر ٹھوکریں کھانے کے لیے نہ کہا جائے۔ کیونکہ جو بھی یہ فنڈز دیتے ہیں ۔ وطن کی تعمیر 'پیپلز پروگرام یا سوشل پروگرام کے نام سے اس کی

supervision ضرور ہونی چاہیئے۔ وہ فنڈز صحیح معنوں میں مفاد عام میں استعمال ہونے چاہیئے کوئی ذاتی مفاد میں نہ ہو۔لیکن امتیازی سلوک نہ ہو۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ لاہنسٹر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ اس دن شاید معزز رکن نہیں تھے۔ پرسوں جب اجلاس ہوا تھا۔ ڈویلپمنٹ پروگرام کے بارے میں ہم نے یہ فیصلہ کر لیا تھاکہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن مل کر اور ہم لوکل گورنمنٹ کے تمام افسران کو بلا کر ایک ایک معزز رکن کی جوسکیم ہے۔ اس کے بارے میں رپورٹ پیش کریں گے وہ فیصلہ ہوچکا ہے۔ انشاء اللہ اسی ہفتے میں ہو گا۔ جہاں تک سٹینڈنگ کمیٹیوں کا تعلق ہے وہ نیشنل اسمبلی کی بھی رک گئی تھیں۔ اور سینٹ کی بھی رک گئیں۔ سینٹ کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں رکھا جا رہا۔ میرے معزز ارکان کا یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ ہماری حکومت جب تک انشاء اللہ قائم و دائم رہے گی۔ آپ کو کبھی در بدر نہیں ہونے دیں گے۔ ہمارے در بھی کھلے ہوئے ہیں۔ گھر بھی کھلے ہوئے ہیں۔ آپ ذرا نظر کرم تو کریں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور۔ سر میں اپنے اس طرف کے بھائیوں کو تھوڑی سی بات بتانا چاہتا ہوں۔ کہ پیپلز پارٹی کے ساتھیوں سے زیادہ گلہ نہ کیا کریں۔ کیونکہ ان کا منشور ہی یہی ہے۔ Promises are made to be broken وہ وعدہ ہی کیا ہے جو وفا ہوا۔ انہوں ہاؤس میں جتنے بھی وعدے کیے ہیں اور باہر بھی جو کیا ہے انہوں نے کبھی وفا نہیں کی۔ یہ وقت پر اپنے آپ کو چھڑانے کے لیے جو وعدے کرتے ہیں۔ انہوں نے کبھی وفا نہیں کی۔ لیکن آج تک ہمیں کوئی فنڈز نہیں ملے Last years کے بھی نہیں ملے۔ Promises are made to be broken ان کا تو منشور ہی یہ ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ اعتزاز صاحب۔

iii) Re: CALL OF STRIKE BY THE LEADER OF THE OPPOSITION

چوہدری اعتزاز احسن۔ سر میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کی توجہ ایک تشویش ناک خبر کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔اور میں اس بات سے فائدہ بھی کرنا چاہتا ہوں اور اس بات سے استفادہ

بھی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ لیڈر آف دی اپوزیشن بھی موجود ہیں اور پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کے جو سیکرٹیری جنرل ہیں وہ معزز رکن بھی یہاں موجود ہیں۔ سر میں چاہوں گا کہ وہ اس ہاؤس کو اس بارے میں کچھ بتا سکیں کہ یہ "ڈان" کے پہلے صفحے کی خبر ہے۔ اب اس کے مطابق انہوں نے ایک strike کی call تو دی ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں جانتا ہوں بہت سارے کاروباری لوگ جو ان کی strike سے لاتعلق ہیں۔ اور لاتعلق رہنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ خبر ہے۔ اب آپ اس میں دیکھیں کہ باقاعدہ ان کے مطابق مسلح لوگوں کی ٹولیاں تاجروں کی دوکانیں اور بازار بند کروائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں دوکاندار انشاء اللہ مزاحمت بھی کریں گے۔ پر یہ سن لیجئے میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔

The Dawn (First page) : A special group comprising youth wing of Muslim Students Federation

مسلم لیگ ہاؤس میں گولی چلی اور ایک بچہ ہلاک ہو گیا۔ وہ تو ایسے لوگ ہیں۔ راجہ صاحب میں عرض کر رہا ہوں ذرا سنیئے۔

"and Muslim League youth wing is being constituted by Pakistan Muslim League (PML) Nawaz, to make the strike of September 20th a success. The decision to form, this youth group, which is being called peace troops in each and every city, was taken here in a high level meeting, chaired by the oposition leader Mian Nawaz Shari. It is up to the parties, local leadership to equip these peace troops with all arms simply with clubs and batons. Khalil Malik a spokesman of PML(Nawaz) said when asked by "The Dawn", whether these peace troops would be armed. These peace troops will come out early in the morning September 20th and march on the streets and roads"......

اور جناب شیخ صاحب جو کھڑے ہوئے ہیں ان کے بارے میں بھی آرہا ہے

These groups will come out early in the morning on September 20th and march on the streets and roads on all big metropolis on the same pattern as the MQM used to make their calls a success in Karachi and Hyderabad.

یہ ان کا decision ہے۔

باقی میں نہیں پڑھتا ۔ صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ جناب سرتاج عزیز صاحب یا راجہ صاحب اٹھ کر اس خبر سے totally disassociate کریں گے ۔ اور میں یہ بھی توقع کرتا ہوں کہ جناب چیئرمین صاحب ایسی کسی تخریب کاری سے یہ خود اجتناب کریں گے۔ اور میں یہ بھی توقع کروں گا کہ اگر ان کی جانب سے کوئی ایسی بات ہوئی یا ایسا کوئی منصوبہ ہے تو نہ صرف اس کا انتظامیہ نوٹس لے گی بلکہ تاجر برادران ، دکانداران ، اور دکانیں کھولنے والے لوگ، بازاروں کو کھولنے والے لوگ ، اور جن کے کاروبار کو یہ اپنی ذاتی سیاسی مصلحت کی وجہ سے بند کرانا چاہتے ہیں وہ نوٹس لے لیں گے ۔ ان کی طرف سے مزاحمت ہو گی۔ اس سے ملک میں کیا ہوگا؟ جناب strike calls اور پارٹیز نے بھی دی ہیں۔ ہڑتال کی call دینا ، ہم یہ نہیں کہتے کہ نہ دیں ۔ بے شک دیں ۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔ سب کچھ سامنے آجائے گا ۔ لیکن ہڑتال کی کال کے ساتھ یہ فیصلہ کرنا کہ ڈنڈوں اور اسلحے کے ساتھ دکانداروں کی دکانیں بند کرائی جائیں گی ۔ بازار بند کئے جائیں گے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ سرتاج عزیز صاحب تو صحیح جو ہیں راجہ ظفرالحق صاحب بھی روشن خیال ہیں وہ اس سے totally disassociate کریں گے ۔ اور ایم کیو ایم کو بھی بری الذمہ کریں گے کیونکہ ان کے بارے میں بہت سارے تحفظات ہیں ۔

That is all I want to say

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب قائد حزب اختلاف راجہ ظفرالحق صاحب ۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔ جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کی سیاست میں باوجود اس امر کے کہ جمہوریت بہت زیادہ اس پیمانے کی نہیں رہی جو مغربی ممالک میں تھی۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ اس حق کو recognize کیا گیا کہ اگر اپوزیشن اپنی ناراضگی کا اظہار کرنا چاہے یا احتجاج کا اظہار کرنا چاہے تو اس میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ وہ protest کے طور پر قومی سطح کے اوپر ہڑتال کی call دیں ۔ اور اسی سلسلے میں یہ کال دی گئی ہے ۔ اس سے پہلے جو ٹرین مارچ ہوا تھا وہ ٹرین مارچ بھی اسی طریقے سے تھا ۔ جیسے اس سے پیشتر اپوزیشن نے ملک کے اندر ٹرین مارچ کیا تھا۔ لیکن ذرائع ابلاغ اور خاص طور پر الیکٹرانک میڈیا کے اوپر حکومت کا قبضہ ہوتا ہے ۔ اس لئے وہ اپنے لحاظ سے جو ان کے

چند سیانے لوگ جو ہوتے ہیں وہ اس کو meet کرنے کے لئے اپنی meetings کرکے کچھ فیصلہ کرلیتے ہیں ۔ اور وہ پھر اس کو follow کرتے ہیں ۔ آج تک ہمنے دیکھا ہے کہ جب بھی اپوزیشن نےکوئی ہڑتال کی ' جلوس نکالا ' کوئی جلسہ کیا ' تو حکومتی ذرائع نے یہی کہا کہ وہ فیل ہوگئے ۔ بالکل ناکام ہوگیا ہے ۔ چند آدمی بھی نہیں تھے ۔ اور یہ قصہ پورے پاکستان کی تاریخ میں درج ہے ۔ اپوزیشن نے strike کی ' اپوزیشن نے جلسہ جلوس کیا ' اسی ذرائع نے یہی کہا کہ بالکل ناکام ہوگیا ہے ۔ اس سے شاید ایک آدھ دو دن بیٹھی ہوئی حکومت کے دلوں کے اندر تسلی تو شاید ہو جائے لیکن حقائق چھپے نہیں رہتے ۔ اورجو حقیقت ہوتی ہے وہ بالکل سامنے آجاتی ہے ۔ یہی ایوب خان کو بھی کہا جاتا رہا کہ جو ان کے خلاف تحریک ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑا ' کوئی آدمی ہی نہیں گیا ۔لیکن نتیجہ کیا ہوا کہ آخر ایوب خان کو جانا پڑا ۔ آپ کو یہ علم ہے کہ بعد میں اس نے یہ کہا کہ یہ جو Intelligence ایجنسیاں جو کہتے ہیں جی کہ بالکل کچھ نہیں ہوگا ' ہو بھی نہیں سکتا ' ہوا بھی نہیں ہے وہی مرواتی ہیں ۔ حکمرانوں کو ہمیشہ وہی اندھیرے میں رکھتے ہیں ' وہی مرواتے ہیں ۔ اور اس کا نتیجہ کبھی بھی مثبت برآمد نہیں ہوا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ حکومت اس بارے میں غور کرتی' اگر اس کی صحت ٹھیک ہو' اگر اس کے اندر کوئی سنجیدہ لوگ موجود ہوں' اگر ان کی کوئی بات سننے والا موجود ہو تو وہ یہ سمجھنے کی کوشش کریں' ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ آخر کار یہ کیا ہو گیا کہ سارے لوگ یہ واویلا کرنا شروع ہو گئے ہیں؟ یہ احتجاج کیوں شروع ہوا ہے' کہیں حکومتی پالیسیوں کی وجہ سے تو نہیں ہوا؟ کہیں ہمارا اپنا طرز عمل تو ایسا نہیں' کوئی soul searching ہوتی تو پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسا راستہ نکالا جا سکتا تھا' جس سے ملک کے اندر یہ اکھاڑ پچھاڑ ختم ہو جاتی۔ ایک بہتر فضا قائم ہوتی۔ جبکہ وزیراعظم صاحبہ نے ایوان میں تقریر کی اور اس کا مثبت جواب قائد حزب اختلاف نے دیا اور کہا کہ ہم آپ کو وزیر اعظم تسلیم کرتے ہیں اور آپ کے اقدامات جو ملک و قوم کی بہتری میں ہوں گے ہم ان کے لئے ہر لحاظ سے تعاون کریں گے۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ کل یا آج کی اخبار میں' میں نے نوائے وقت پڑھا' اس میں لکھا ہوا تھا کہ اپوزیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے سینٹ میں اب حکومت سے کوئی تعاون نہیں کیا جائے گا۔ یہ ہیڈ لائن ہے۔ حالانکہ ہم نے شروع سے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے اور حقائق اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم بلا وجہ بغیر کسی جواز کے کسی بھی ایشو کی کسی بھی legislation کی مخالفت نہیں کریں گے۔ بارہا

البتہ اگر کوئی legislation ٹھیک نہیں ہے، ہم یہ سمجھیں کہ ملکی مفاد میں نہیں ہے، اگر ہم یہ سمجھیں کہ اس کی formulation ٹھیک نہیں ہے، اس کا draft ٹھیک نہیں ہے، وہ اس چیانے کا نہیں ہے جسے سینٹ consider کرے تو یقیناً نہ صرف ہمارا یہ حق بنتا ہے بلکہ ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اس کو point out کریں اور یہ بتائیں کہ اس draft میں یہ یہ خامیاں ہیں، اور جو کچھ آپ کرنے چلے ہیں اس سے کوئی اچھا فائدہ یا نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اس کو مخالفت نہیں کہا جاتا یہ تو اس سسٹم کی خوبصورتی ہے اور اس میں تعداد ہماری زیادہ ہو ہم اس کو reject کروا سکیں، جیسے ہم نے پچھلے سیشن میں کچھ بل reject کئے۔ باوجود یہ کہنے کہ آپ ایسا نہ کریں۔ لیکن یہ کوئی اس وجہ سے نہیں ہوتا، میں صاف آپ کو کہتا ہوں کہ آج بھی ہماری میٹنگ ہوئی اور جتنے legislation کے ہمیں انہوں نے بل دیئے، جو یہاں introduce ہونے ہیں یا جو نیشنل اسمبلی سے ہو کر آئے ہیں ہم نے ان پر ٹھنڈے دل سے غور کیا ہے، ہم نے ایک ایک کی language دیکھی ہے، ہم نے ایک ایک کی علت دیکھی ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے اور پھر ہم نے اس کو analysis کر کے فیصلے کئے ہیں کہ اس میں یہ خامی ہے، اگر یہ رفع ہو جائے تو یہ پاس ہو سکتا ہے، یہ اس میں خامی ہے اگر اس کو رفع نہیں کیا جاتا تو ہمیں اس کی اپوزیشن کرنی چاہئے، اس کو point out کرنا چاہیئے۔ لہذا قطعاً ایسا نہیں ہے کہ ہم بلاوجہ opposition for the sack of opposition کریں۔ بالکل یہی کیفیت کل کے اجلاس میں بھی ہوئی لیکن وہاں اجلاس آخر تک attend کرنے کے بعد میں جب گھر آیا اور رات ۹ بجے کی خبریں جب میں نے سنیں تو آخری portion کے اندر ٹیلیویژن کے اوپر یہ خبر تھی کہ اپوزیشن نے اس strike کے دوران تشدد کا فیصلہ کر لیا۔ کوئی تشدد کا فیصلہ نہیں ہوا، ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ اگر حکومتی ذرائع جیسے عموماً ہوتا ہے ڈپٹی کمشنروں کو کہا جاتا ہے، انکم ٹیکس والوں کو کہا جاتا ہے اور پھر magestracy جو ابھی تک seperate نہیں ہے اسے کہا جاتا ہے یا کوئی جماعتی لوگ لوگوں کی زبردستی دکانیں کھلوانے کی کوشش کرتے ہیں، ان کے تالے توڑتے ہیں یا ایسا کوئی انتظام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اس جمہوری حق کے خلاف ہے جو لوگوں کو ایک strike کر کے اپنی دکان بند کر دینے کا حق حاصل ہے۔ یہ ہر ایک آدمی پرائیویٹ ادارے کو کھولے یا نہ کھولے یہ اس کا حق ہے۔ لیکن اگر زبردستی ہم سے وہ دکانیں کھلوائی جائیں تو پھر clashes بھی ہو سکتے ہیں، بدمزگی بھی ہو سکتی ہے، خرابی بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔ اور یہ اوہو اوہو کرنے کی بات نہیں ہے، یہ سوچنے کی بات ہے، اس ملک کے اندر امن و امان قائم رکھنا فرض

اپوزیشن کی ذمہ داری ہے اتنی ہی یا اس سے بڑھ کر حکومت کی ذمہ داری ہے اور اسے اس ذمہ داری کو پورا کرنا چاہئیے اور اس ذمہ داری کو وہ اسی صورت میں پورا کر سکتی ہے کہ وہ غیر آئینی، غیر قانونی طور پر کوئی ہتھکنڈے استعمال نہ کرے۔ لوگوں کی عزت نفس کے اوپر ہاتھ نہ ڈالے لوگوں کو دیوار کی طرف دھکیلنے کی کوشش نہ کرے اور اگر اس قسم کا طرز عمل چل پڑا ہے اب بھی وقت ہے نتائج نکل نکلیں، مہینے بعد نکلیں، چند مہینے بعد نکلیں، ضرور نکلیں گے ۔ پاکستان کی ساری تاریخ میں کبھی بھی کوئی سیاسی تحریک کسی حکومت کے خلاف اگر چلی ہے تو ناکام نہیں ہوئی تھوڑا وقت لگا، زیادہ وقت لگا، ناکام نہیں ہوئی حکومت ضرور چلی گئی اب یہ الگ بات ہے کہ جنہوں نے احتجاج کیا انہیں حکومت ملی یا کسی تیسری قوت نے اس سے فائدہ اٹھایا یا مجبوری کی تحت وہ آئے لیکن یہ فیصلہ کرنا حکومت وقت کا کام ہوتا ہے کہ ملک کا ٹمپریچر وہ کس لیول پر رکھنا چاہتی ہے اس کی چابی خود اس کے پاس ہوتی ہے۔ اپوزیشن تو react کر سکتی ہے۔ inititative تو ہمیشہ گورنمنٹ کے پاس ہوتا ہے اگر وہ حوصلہ رکھے، اگر وہ تحمل سے کام لے، اگر وہ بردباری سے کام لے، اگر وہ انصاف سے کام لے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے حالات بھی پیدا نہیں ہو سکتے لیکن اگر یہ ایسا طرز عمل اختیار نہ کریں گے تو نتائج وہی ابھریں گے جن سے پاکستان کی ساری تاریخ بھری ہوئی ہے اور اس میں پھر آپ کسی سے کہ نہیں سکتے کہ فلاں نے ایسا کیا فلاں نے ایسا کیا یہ analysis یہ بعد از وقت کی پوسٹمارٹم رپورٹیں پہلے بہت ہو چکی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ یہ کوئی ایسا فیصلہ ہوا ہے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر آپ جبر کریں گے، زبردستی کریں گے اور لوگوں کی دوکانیں کھلوانے کی کوشش کریں گے تو پھر اس کی resistance بھی لوگ کریں گے۔ اس میں کوئی چھپانے کی بات نہیں ہے کوئی شک کی بات نہیں ہے لیکن یہ reaction ہوگا اس بات کا، جو غیر آئینی طور پر آپ کرنے چلیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ جناب۔ ملک صاحب آپ بولنا چاہتے ہیں ۔

ملک محمد قاسم۔ سر راجہ صاحب کی ہمیشہ بڑی مدلل تقریر ہوتی ہے اور بڑی خوبصورتی سے بہت سی باتیں کہہ جاتے ہیں اور بہت سی باتوں کا جواب بھی نہیں دیتے لیکن بات یہ نہیں ہے بات یہ ہے کہ اگر اخبارات میں یہ آیا ہے اگر یہ strike کر رہے ہیں تو They are welcome to do so خود راجہ صاحب نے کہا کہ ان چیزوں کی اجازت ہے۔ یہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ

کیوں کر رہے ہیں۔ اور اگر مجھے معلوم ہے تو میں کہوں گا نہیں پھر یہ ناراض ہو جائیں گے مجھ سے ۔ لیکن یہ بھی میں نہیں کہوں گا کہ آیا strike کرنی چاہیے تھی یا نہیں ۔ لیکن جس چیز سے یہ بحث چھڑی وہ یہی تھی کہ ان کے اپنے spokeman نے کہا اور اگر کوئی اور اخبار لکھتا جس پر گورنمنٹ کا کنٹرول ہوتا یا ان کا اخبار لکھتا یا ہمارے کنٹرول والا اخبار لکھتا وہ اور بات تھی" ڈان" نے لکھا ہے اور ڈان کو ہم لوگ ایک بڑا آزاد اخبار سمجھتے ہیں اور سمجھا جاتا ہے اس لئے اس میں لکھا ہوا ہے اور لیڈر آف دی اپوزیشن کو یہ چاہیئے تھا کہ وہ اس کو contradict کرتے اور کہتے ۔ اور اس میں لکھا ہے کہ وہ spokeman ہے پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کا اور اگر یہ بات غلط ہے اور اللہ کرے نہ وہ غلط ہو ۔ اخبار نے غلط نہیں کی وہ خلیل صاحب نے اللہ کرے کہ غلط کہا ہو تو یہ فرض تھا راجہ صاحب کا کہ وہ کہتے کہ ایسے نہیں ہوگا ۔ ایسے ہم نہیں کریں گے ۔ ایسی کوئی بات ہمارے خیال میں نہیں ہے جس کی بناء پر یہ کہا جائے کہ ایسے ہوگا ۔ حکومت کی اگر انہوں نے کوئی بات سنی ہے میں نے نہیں سنی اس خبر کو میں نے نہیں دیکھا یا سنا ہوگا میں نہیں کہتا لیکن اگر انہوں نے یہ کہی ہے تو یہ بھی حکومت نے کہا ہے کہ ان کو بالکل کریں انہوں نے دیکھا کہ ان کے ٹرین مارچ میں کوئی مداخلت نہیں کی گئی ان کو بڑا خیال تھا انہوں نے بیانات دیئے ۔ کہ روکا جائے گا یہ کیا جائے گا وہ کیا جائے گا۔ ہم یہ کردیں گے اور میں نے بہت سے اپوزیشن کے لیڈروں کے آج بیانات پڑھے بھی ہیں۔ میں اس کاذکر نہیں کر رہا ان بڑے لیڈروں کی بات کر رہا ہوں جنہوں نے کہا کہ اگر یہ کیا گیا تو ہم یہ کر دیں گے ہم وہ کر دیں گے ۔ strike کرانے والے کچھ کیا کرتے ہیں ۔ strike کو روکنے والے کچھ نہیں کیا کرتے چونکہ اگر strike کو روکنے والے کچھ کریں تو پھر وہ strike کامیاب ہو جایا کرتی ہے ۔ اس لئے یہ apprehension ہماری طرف سے تو نہیں ہونا چاہیے ۔ اور حکومت تو یہ بار بار یہ کہتی رہی ہے کہ آپ اگر پر امن طریقے

Remaining within the law and the Constitution, if any protest is made, it is سے

your right to make it, you must make it, go on making it. لیکن افسوس ہمیں یہ ضرور ہوتا ہے کہ آج کل آپ باتیں ایسی کر رہے ہیں جن کا کوئی جواز نہیں ہے ۔ اور ایسی باتیں کر رہے ہیں اور ایسے الزامات آپ لگا رہے ہیں اور ایسی چیزوں کا انکشاف آپ کر رہے ہیں جن کا مجھے تو علم نہیں ہے ۔ نہ ان کو غلط سمجھتا ہوں اور حکومت بھی کہہ چکی ہے کہ وہ باتیں بالکل غلط ہیں کہ اس سے کچھ بڑا عجیب سا تاثر ہوتا ہے ۔ میں کسی کو پاکستان کا مخالف نہیں سمجھتا ۔ میں کسی

پاکستانی کو کسی کا ایجنٹ نہیں کہتا ۔ میں یہ نہیں سمجھتا لیکن میں یہ ضرور جاننا چاہتا ہوں ایک شہری کی حیثیت سے کہ اگر ہمارے مخالفین جو ملک سے باہر ہیں یا وہ لوگ جن کو کہ کچھ باتیں ہماری پسند نہیں ہیں اور وہ الزام لگانا چاہتے ہیں یا وہ کوئی جواز ڈھونڈتے ہیں ہمیں کمزور رکھنے کا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایٹم بم بنا لیا ہے ۔ آپ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم نے ایٹم بم بنا لیا ہے ۔ ہم کہتے ہیں کہ نہیں ایسی بات نہیں ہے اگر وہ کہتے ہیں کہ یعنی

There are powers Sir, which are waiting, it has been said by the United States of America that we are watching to see whether Pakistan should be declared a terrorist state or not? India is repeatedly saying and we are repeatedly denying that we have sympathy, we give support to the Kashmiris, as far as diplomatic or moral support is concerned. We are for the self-determination we want that their right of self-determination, which was given in the United Nations, they should be allowed to exercise it.

لیکن وہ کہتے ہیں کہ نہیں پاکستان والے وہاں پر مدد کر رہے ہیں پاکستان کی کوئی آرگنائزیشن ہے وہ وہاں پر ان کی مدد کر رہی ہے ۔ آرمز سے مدد کر رہی ہے فلاں چیز سے مدد کر رہی ہے تو راجہ صاحب ہمیں دکھ ہوتا ہے ۔ جب یہ کہا جائے کہ جماعت اسلامی کی مخالفت ہوگی کسی جماعت سے لیکن جماعت اسلامی

Jamat-e-Islami is also part of Pakistan. If any Government of the day, whether it is your Government or our Government, if it allows Jamat-e-Islami to carry out some training of certain people that they should go down to Kashmir and get involved in the struggle, then the blames and the accusations which are being made against us they stand proved. It hurts me that an ex-Prime Minister of Pakistan should say that That Jammat -e-Islami was training people and sending arms to the people of Jammu and Kashmir And then last of all, now another revolution has come about . . . I would not go into it about allegation that the ex-Army Chief of Staff or ex-ISI Chief came and consulted the Prime Minister that

they wanted to indulge in drug smuggling. You have denied it, let us hope that you are able to prove your denial. I am not one of those, you remember that when your leader went to Bosnia there was criticism against that. People made fun of it. And I said no, he did not go there as Mr. Nawaz Sharif, he did not go there in any private capacity. He went there as the Leader of the Opposition of Pakistan and Pakistan should be proud of it. Therefore Sir, if Leader of the Opposition of Pakistan comes and says such things, if he has not said them, and if he is trying to prove that he has not given any interview to The Washington Post or anybody in Pakistan or any representative, I will be happy if he is able to prove it I will be one of the happiest men. I will congratulate him that you have been able to prove it. But so far, the allegation is there, it is being proved against him. But the only thing which worries me is that what is the reason, why is this time being chosen for the revelation of all these things? Why is this happening? And in the same manner Sir, I will say, that you can have hundreds of train marches. I have no objection to it. We have done it. Don't tell me again and again

کہ گئے ہو جا ہے۔

I was with Ayub Khan. I am not ashamed of being with Ayub Khan. And I know that a movement was made against him and he had to go. He was a human-being. He must have made some faults. If he did good things, he must have done very bad things also. And the people had a right to go. But Sir, don't tell us that if one march takes place or one strike takes place, the governments go. I have been marching for eleven years and they were not ordinary marches. Those movements were not ordinary marches., but I could not remove that government. The whole Opposition could not remove the government of the past

which was there for eleven years. God removed it You are welcome. I know that you have to live as a political element. You have to keep people with you. You have to hearten them. You have to give them courage, consolation now that Government will go. Please do it. I have been doing it myself.

ہم کہتے تھے ۔ ایک بات کرتے تھے ۔ کوئی بندہ ساتھ آتا نہیں تھا ۔ ہم دو بندے ہوتے تھے میں اور خورشید قصوری مال روڈ کے اوپر' دوہزار پولیس ہوتی تھی اور میں کہتا تھا کل چلا جائے گا جی ۔ بھگا دیں گے جرنیل صاحب کو۔

So you are wel-come to do that . But I do say that for God's sake, if the things are bad, if we are in a difficulty, and when I say we, I mean Pakistan is in a difficulty. If any thing happens , it is not that the Government is going to suffer. It is not that the Opposition alone is going to suffer, it is the whole of the people of Pakistan that are going to suffer. Sir, it has come in the Press, you go for strike and do anything you want to , we welcome that you want to go on a strike. Please do . But for God's sake, don't give this.... this will harm your strike. Don't give threats or say that we will come with arms. We will do this thing. Actually you are trying to threaten the shop keepers. the merchants and everybody that you will bring arms, therefore, they should close their shops and therefore they should go on strike. I am not even bothered about that . I am bothered about the terrorism which at the moment is prevalent in the country. What is happening in Karachi? What is happening everyday in Lahore? You can tell me that if this happens, it is always the failure of the Government. I am prepared to concede to that but this has been happening since a very long time. It has been happening since so many years. It is happening in my country. Therefore, it is the failure of all of us. But keeping this in view that everyday people are being killed in Karachi. There is a sort of a . I would say, a sort of

movement being made up for this sectarian terrorism. People from Sipah-e-Sahaba are being killed, people from Shia Community are being killed. is it not shameful for all of us that people are being killed? They pray in the mosques and Muslim goes and kills a Muslim. Keeping that in view, I say that even if you want to go on strike, please go on strike, but for God sake, it is your duty inside the Senate, inside this House and as well as it is the duty of all leadership that they should categorically say outside that whatever may happen, if I were you, I would have said that let Government do anything they want to, but we will be peaceful. We will not carry any arm and we will see that peace remains within the country, when your strike or anything else is going on. So, Sir, these were my words and I assure you Raja Sahib, there will be no violence, as far as, we are concerned. There will be no stoppage or anything like that. As far as, your strike is concerned, you can have it as you had your train march. If you remain peaceful, if you remain within the limits of law, if you remain within the limits of the Constitution, I give you word of honour that nothing would happen. But if anybody wants to brake it, then I think it is the Government's failure if they do not brake those people who break the peace of this 'country.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔جی حافظ صاحب on point of order -

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب' آج آپ جس طرح Private Members Day کو چلا رہے' اس پر میں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔جناب چیئرمین ' میں پہلے اس ہڑتال کے بارے میں گزارشات کر چکا ہوں ۔ محترم قائدایوان نے اس کے علاوہ بھی کچھ ایسی باتیں کہی ہیں جو ان کا حق بنتا تھا۔ لیکن اعتزاز احسن صاحب نے سوال اٹھایا تھا' وہ باتیں اس سے متعلق نہیں تھیں۔ لیکن اس کا

جواب دینا انتہائی ضروری ہیں۔ Perception گورنمنٹ کے اپنے ذرائع ، اپنی information کے لحاظ سے، اپنی ہوتی ہے، اسے خود فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ آیا اس نے کیا طرز عمل اختیار کرنا ہے ، ملک کے داخلی حالات کے بارے میں ، ملک کے خارجی حالات کے بارے میں ، اپوزیشن کا یہ کام نہیں کہ وہ انہیں کہے کہ ایسا آپ کریں یا نہ کریں ۔ بعینہ اپوزیشن اپنی perception رکھتی ہے اور perception کے مطابق وہ جو حکومتی عمال ہیں ، جو اس کے اقدامات ہیں، ان کے اوپر اپنے ردعمل کا اظہار کرتی ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کی جانب سے ایٹمی پروگرام کے ایک خاص سطح پر پہنچنے کے بارے میں جو بیان دیاگیا تھا اس سے ملک کے لئے مشکلات پیدا ہوئی ہیں۔ لیکن جناب چیئرمین! حقیقت یہ ہے کہ اس بات کا دباؤ اس وقت سے شروع ہے جب پاکستان نے اپنا یہ پروگرام شروع کیا تھا اور یہ پروگرام اس وقت شروع کیا گیا تھا جب ہندوستان 74ء میں ایٹمی دھماکہ کر چکا تھا۔ اس دن سے لے کر صرف discremination کے ذریعے سے پاکستان کے اوپر ہی پریشر رہا۔ اور اسے یہ کہا جاتا رہا کہ اگر آپ اس پروگرام کو بند نہیں کرتے، رول بیک نہیں کرتے، کیپ نہیں کرتے تو ہماری امداد بند ہو جائے گی یا کچھ ہو جائے گا ۔ لیکن ۱۰، ۱۱ سال افغانستان کے مسئلے کی وجہ سے پاکستان بچا رہا ۔ مغرب نے آپ پر وہ پریشر نہیں ڈالا جو اس مسئلے کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے آپ پر آ سکتا تھا ۔ لیکن حکومت پاکستان ایک جماعت کی ہو یا دوسری جماعت کی ہو ان کا Stand ہمیشہ یہ رہا ہے کہ ہم Non-Proliferation Treaty کے بارے میں یہ رویہ رکھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ discremination ، بے انصافی نہ ہو ۔ اس کو Regional basis پر آپ دیکھیں ایسے مسئلے حل کریں جس میں ہم یہ سمجھیں کہ ہمارے ساتھ جیسے سلوک ہو رہا ہے ویسے بھارت کے ساتھ بھی سلوک ہو رہا ہے ۔ اگر آپ Regional کے بارے میں نہیں کرتے ، bilateral کریں ۔ جس کے بارے میں حکومت پاکستان نے خود بھارت کو آفرز بھی دی ہیں کہ اس خطے کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک خطہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکا ۔ اور اب یہ کیفیت یہ ہے کہ وہ جو Non - Proliferation Treaty تھی اس کی میعاد ۲۷ سال کے بعد آئندہ سال مئی کے مہینے میں ختم ہونے والی ہے اور ایک نیا معاہدہ ہوگا ۔ اس نئے معاہدے کے تحت ۱۰۰ سے زائد ممالک دوبارہ اکٹھے ہونگے ۔ اور پھر جن ممالک کے پاس ایٹمی ہتھیار موجود ہیں ان کو ایک طرف رکھ کر انہیں اس ایٹمی کلب کا ممبر قرار دے کر کوشش یہ کی جائے گی کہ جنہوں نے ابھی تک نہیں بنائے ہیں ان کے اوپر سارا زور لگایا جائے کہ وہ نہ بنائیں۔ اس لئے آپ نے محسوس

کیا ہوگا کہ پاکستان کے اندر بے شمار دفعہ مختلف رہنماوں کی طرف سے یہ مطالبہ آیا تھا کہ اب موقع ہے کہ پاکستان کو یا دھماکہ کرنا چاہیئے یا اس بات کو declare کرنا چاہیئے ۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا کا رویہ کیا ہے ۔ اس میں خوف زدہ ہونے کی بات نہیں ہے ۔ پاکستان کے مفادات پر کوئی غلط اثر پڑنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے ۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کے اچھے اثرات نکلے ہیں۔ وہ کیسے آپ نے دیکھا ہے کہ چین کے اوپر امریکہ کا اور مغربی دینا کا بے پناہ پریشر تھا کہ وہ Tinman Square کے اندر جو کچھ واقعات ہوئے تھے چند سال پہلے ان کو نشانہ بنا کر انہیں یہ کہا تھا کہ جب تک human rights ریکارڈ آپ درست نہیں کرتے اس وقت تک آپ کے ساتھ کوئی تجارتی معاہدہ وغیرہ نہیں کیا جائے گا ۔ اور most favoured nation کی treatment بھی آپ کو نہیں دی جائے گی اور اس پر دباؤ انہوں نے مسلسل جاری رکھا لیکن چین اپنے اصول کے اوپر رہا کہ یہ اس کا داخلی معاملہ ہے کسی اور کو اس کے اوپر مداخلت کرنے کی اجازت وہ نہیں دے گا۔ خود امریکہ ، فرانس ، برطانیہ اور جرمنی ، جاپان بڑی بڑی کمپنیاں جن کی بیرونی تجارت ہے وہ چین جیسی ایک بڑی منڈی کو نظرانداز نہیں کر سکتے تھے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اور تو اور خود امریکہ نے وہاں جا کر، چین کے اندر بیٹھ کر ابھی چند دن پہلے ان کے ساتھ معاہدہ کیا ۔ کئی لوگوں نے یہ سوال اٹھایا ۔ امریکن کانگریس نے بھی ۔ اور انہیں یہ کہا کہ کل تک تو آپ یہ روتے رہے ہیں کہ جب تک کہ وہ انسانی حقوق کا ریکارڈ آپ کے بقول درست نہیں کرتے ۔ آپ ان کے ساتھ کوئی تجارتی معاہدہ نہیں کریں گے ۔ اب آپ ۶۰ آدمیوں کی ٹیم وہاں بھیج رہے ہیں لیکن ان کا جواب یہ تھا کہ ہم Human Rights کے ایشو کو الگ رکھیں گے اور باہمی تجارت کو الگ رکھیں گے کیونکہ اگر ہم تجارت ان کے ساتھ نہیں کریں گے تو پھر امریکہ کو نقصان ہوگا ۔ اور جو International deficit ہیں ہم اس سے پورا نہیں کر سکیں گے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ معاہدہ ہوگیا اور امریکہ کو اپنی پالیسی بدلنی پڑی لیکن اگر کوئی چھوٹا ملک ہوتا ، اگر کوئی کمزور ملک ہوتا ، اگر بے جرات لوگوں کا ملک ہوتا تو پھر امریکہ ان پر اور پریشر ڈالتا ۔ اگر آپ نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ میں نے کیا کہنا ہے تو پھر نہ آپ بات کر سکیں گے نہ میں بات کر سکوں گا۔ اور اس میں ہوا کیا کہ میاں نواز شریف صاحب کا یہ بیان دینے سے کہ میں سردار عبدالقیوم خان کی اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ آئندہ جو بیان دیا ہے نرسیا راؤ، وزیراعظم ہندوستان نے ۱۵ تاریخ کو اپنے یوم آزادی کے اوپر کہ اب ایجنڈا ایک ہی رہ گیا ہے کہ آزادکشمیر ہمارے حوالے کیا جائے تو اس fact کو سردار عبدالقیوم

صاحب نے کہا کہ اگر ہندوستان کوئی ایسی کارروائی آزادکشمیر کے اندر کرتا ہے تو پھر اب اس خطہ میں جنگ عام ہتھیاروں سے نہیں لڑی جائے گی، ایٹمی ہتھیاروں سے لڑی جائے گی۔ (مداخلت) انہوں نے نہیں کہا تھا کہ میں ماروں گا' وہ آپ ماریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ No cross talk please

راجہ محمد ظفرالحق اس پر میاں نواز شریف نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں سردار عبدالقیوم کی بات کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کا رزلٹ کیا ہوا۔ ملک کے اندر تو پولٹیکل' ایک واویلا' ایک point score کرنے کے لیے شروع کر دیا گیا۔ کوئی سیاسی مسئلہ ہے' یہ سمجھا گیا کہ ہم نے یہ بیان دیا تو شاید پاکستان کے لوگ خلاف ہو جائیں گے۔ شاید پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔ ایسا نہیں ہوا۔ اور ملک کے باہر اثرات کیا ہوئے۔ کیا یہ درست نہیں کہ امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے یہ کہا ہے کہ اب ہم پاکستان کو رول بیک کے لیے نہیں کہیں گے، ہم اسے صرف یہ کہیں گے کہ وہ اپنا میزائل پروگرام جو ہے وہ اسے روکے۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں delivery system نہ ہونے کی وجہ سے پاکستان ایسی کارروائی نہیں کر سکتا۔ یہ بیان آیا ہے۔ اخبارات میں چھپا ہے۔ انٹرنیشنل ایجنسی نے چھاپا ہے۔ اسی طریقے سے آپ دیکھتے ہیں کہ اس بیان کے ہوتے ہوئے بھی امریکہ نے کل پرسوں امداد اور وہ جو قرضہ دینا تھا اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی۔ اس نے دیا۔ تو اس لحاظ سے اگر آپ یہ سمجھیں کہ اس طرزعمل سے اگر آپ کوئی سیاسی طور پر دنیا کے نقشے کے اوپر کوئی ایسی جرات مندانہ کارروائی کر سکنے کے اہل ہیں' یہ بالکل غلط ہے۔ جو ملک اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر اپنی آزادی' اپنی بقاء' اپنی خودداری اپنی sovereignty کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ باہر سے کوئی آ کر اس کی حفاظت نہیں کر سکتا اور یہ سبق قوم کو بھی دینا ہے اور خود بھی سیکھنا ہے۔ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ پھر ملک صاحب نے یہ کہا کہ چند دن پہلے ایک انٹرویو کی بات ہوئی ۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت اس کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو آپ اس سلسلے کو ہی دیکھ رہے ہیں کہ وہ یہی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کہیں مئی میں بات ہوئی تھی جو اب ستمبر میں کی جا رہی ہے۔ لیکن یہ denial آ جانے کے بعد دنیا نے اس کو قبول کیا۔ لیکن یہاں ملک کے اندر یہ کہا جاتا ہے کہ نہیں جو کامران خان نے لکھا ہے وہی درست ہے۔ حالانکہ کامران خان کے چار ایسے بیانات ہیں جن کے بارے میں خود انہیں تسلی نہیں ہو گی کہ وہ درست ہیں۔ کامران

خان نے ہی سب سے پہلے وہ پہلا بیان لکھا تھا۔ جس میں اسلم بیگ کے بارے میں یہ کہا تھا کہ اس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ پیسے لیے ہیں۔ کامران خان نے ہی صدر فاروق لغاری کے بارے میں مہران سکینڈل کا پورا یہ --- ایک نہیں بہت سارے وہ لکھتا رہا ہے۔ اس کی authenticity کے اوپر اس وقت تو آپ کو ایمان لانے کی ضرورت نہیں محسوس ہوئی چونکہ ڈان میں، حالانکہ اس کے، ڈان میں ہی چھپے۔ (مداخلت) ہم لانے لیکن اسی کا لکھا ہوا تھا۔ ڈان میں ہی لکھا ہوا تھا۔

سید اقبال حیدر۔دی نیوز۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ ڈان میں لکھا ہوا تھا۔ نیوز میں بھی لکھتا ہے، ڈان میں بھی لکھتا ہے۔ وہ syndicated writer ہے۔ آرٹیکل دیتا ہے۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفرالحق۔ یہ سوال اٹھا ہے۔

Mian Raza Rabbani: There is an adjournment motion. Since the Leader of the Opposition is dilating on it, let us discuss it.

راجہ محمد ظفرالحق۔ وہ اگر آئے گی تو دیکھیں گے۔ یہ تو ملک صاحب نے، Leader of the House نے بات کی ہے۔ میں نے نہیں کی۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر اس کے سابقہ چار بیانات کو آپ درست مانتے ہیں تو پھر آپ اس کا حوالہ اس طریقے سے دیں کہ کوئی deny بھی کرے تو آپ کہیں، نہیں نہیں اس نے چونکہ لکھ دیا ہے اور پھر ڈان میں لکھ دیا ہے یا واشنگٹن پوسٹ میں چھپ گیا ہے تو پھر صحیفہ آسمانی ہو گیا ہے۔ میرے بارے میں بھی یہ بیان چھپا تھا کہ میں نے ملک صاحب کے خلاف بیان دیا ہے ۔ لیکن میں نے یہاں آ کر اس کی تردید کی، میں نے لاتعلقی کا اظہار کیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں جر ات ہونی چاہئیے اور اس بات کی پرواہ نہیں ہونی چاہئیے کہ گورنمنٹ کی طرف یا اپوزیشن کی طرف اس کا کیا اثر پڑے گا؛ بلکہ یہ دیکھنا چاہئیے کہ حق کیا ہے ؟ اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ان معاملات کو، ایٹمی مسئلہ ہو یا لیڈر آف دی اپوزیشن کے دوسرے بیانات ہوں اگر ایٹمی مسئلے کے اوپر بھی گورنمنٹ ایک graceful silence اپناتی تو اس کو زیادہ فائدہ ہوتا ۔ یہ واویلا کرنے سے گورنمنٹ نے اپنی کمزوری کا اظہار کیا ہے ۔ اسی طریقے سے باقی معاملات بھی ہیں اس میں خوامخواہ اگر

کسی نے اس کی تردید کر دی ہے تو graceful طریقہ ہے کہ آدمی کہے کہ بس ٹھیک ہے مسئلہ ختم ہوا۔ لیکن ایک آدمی کہے کہ نہیں مجھے گالی دی ہے اور جب تک میں پچاس بار اس کو دہرا نہ لوں میری اپنی تسلی نہیں ہو گی تو وہ گالی پھر کس کو جائے گی۔

جناب شفقت محمود۔پوائنٹ آف آرڈر۔

راجہ محمد ظفرالحق۔میں بات ختم کرنے والا ہوں ۔ اس لئے ان معاملات کو ایسے انداز میں لیں جو ایک ذمہ دار حکومت کو لینا چاہئیے ۔ ایسے انداز میں نہ لیں کہ آج اتنا ملک کے اندر ہیجان ہو اور اصل مسائل کی طرف توجہ نہ ہو ۔ انٹیلیجنس ایجنسیاں سیاسی مخالفین کے اوپر لگی ہوئی ہوں انہیں آج تک یہ پتہ نہ لگ سکا کہ کراچی میں فائرنگ کرنے والے کون ہیں ؟ ہر روز یہی لکھا ہوتا ہے کہ نا معلوم افراد فلاں کار میں اور سفید کار میں فائر کر کے چلے گئے ۔ یہاں پشاور کے قریب دو آدمی مارے گئے پولیس کے ہاتھوں ۔ اس سے پہلے گھر میں بیٹھے ہوئے دس آدمی مارے گئے پنجاب کا یہی حال ہے ، کراچی اور سندھ کا یہی حال ہے اور حکومت اگر اب بھی یہ کہے کہ لوگ یہ کیوں کر رہے ہیں تو مجھے یہی یاد آتا ہے کہ جب فرانس میں انقلاب آیا تھا تو اس وقت ایک نوجوان ملکہ نے اپنی آیہ سے یہ پوچھا کہ یہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں ؟ تو اس نے کہا کہ یہ بھوکے ہیں اس لئے ایسا کر رہے ہیں تو اس نے کہا کہ پھر کیک کیوں نہیں کھا لیتے ؟ یہ کیفیت پیدا نہ کریں ۔ اتنی بے خبری نہ رکھیں اپنی کہ آپ کو کوئی پتہ نہ لگے ، کوئی پتہ نہ لگے کہ یہ ایسا کیوں ہو رہا ہے ؟ ملک میں یہ حالات کیوں پیدا ہوئے ہیں ؟ آپ اپنے گریبان میں بھی تھوڑا سا جھانک کر دیکھ لیجئیے ۔ شاید کچھ حق کی رمق بھی مل جائے اور ملک کے حالات درست ہو سکیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ ۔ جناب اعتزاز احسن ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! دو مرتبہ جناب لیڈر آف دی اپوزیشن کے خیالات بڑے غور سے سنتا رہا اور خاصی سیر حاصل گفتگو انہوں نے فرمائی ہے ۔ بہت سارے موضوعات پر انہوں نے اظہار خیال کیا ہے لیکن جناب چیئرمین صاحب آپ کی وساطت سے جو میں نے ایک چھوٹا سا لیکن بڑا اہم سوال کیا تھا اور مجھے توقع تھی کہ اگر راجہ صاحب نہیں تو سرتاج عزیز صاحب بھی یہاں موجود ہیں وہ میرا خیال ہے because of his silence he is agreeing

with کیونکہ یہ بھی نیم رضا ہوتی ہے کہ خاموشی سے تشریف رکھتے ہیں ۔ اب ایٹم بم کی بات، اس کی کیا انہوں نے تائید کر دی نواز شریف صاحب کے بیان کی وہ جو بات ملک صاحب نے دوسری کی جس کا ذکر نہیں کرنا چاہتے واشنگٹن پوسٹ میں چھپا ۔ واشنگٹن پوسٹ اور ان کے درمیان ایک معاملہ ہے وہ طے ہو گا ۔ اب تیسرا ایک بیان ڈان میں چھپا ہے ۔ اب ڈان بھی غلط لکھتا ہے، واشنگٹن پوسٹ بھی غلط لکھتا ہے نیلہ بٹ پہ بھی نواز شریف صاحب نے بات نہیں کی، نہیں کی ہو گی کسی اور انداز میں کسی اور مصلحت کے تحت نرسیمہاراؤ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے وہاں نیلہ بٹ میں انہوں نے ضرور بات کی ہو گی ۔ لیکن جناب میرا سوال چھوٹا تھا جس پہ دو تقریریں ہوئیں اور میں بڑا محظوظ ہوا ہوں بہت اچھا استدلال ہے اور ایک دفعہ یحییٰ بختیار صاحب نے کہا تھا کہ کیس کمزور ہے وکیل اچھا ہے ۔ وکالت بہت اچھی کی ہے جناب راجہ صاحب نے لیکن مقدمہ ان کا پھر بھی کمزور رہا اور میرا وہی سوال ہے کہ یہ جو ڈان میں لکھا ہے اور ان کے ترجمان سے منسوب ہے کہ یہ لوگ اسلحہ لے کے آئیں گے اور strike کے لئے اسلحہ دیا جا رہا ہے ۔ لوکل لیڈر شپ جہاں سمجھے گی کہ ضرورت ہے وہاں اسلحہ دے گی اس کے بارے میں یہ صحیح کہہ رہے ہیں غلط کہہ رہے ہیں یہ خانہ جنگی چاہتے ہیں یہ تاجروں، دکانداروں، کاروباری لوگوں کی تباہی چاہتے ہیں کیا چاہتے ہیں اس بات کا جواب دیں ہاں یا ناں ۔

سید اقبال حیدر۔ اس کا جواب نہیں دیں گے وہ دہشت گردی پر یقین رکھتے ہیں ۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ میں نے جواب دیا تھا میرا خیال ہے آپ کا ذہن یہاں حاضر نہیں تھا۔ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ اس معاملے میں اپوزیشن صرف ردعمل کا اظہار کرے گی۔ اگر---

چوہدری اعتزاز احسن۔ اسلحہ لے کر آئے گی یا نہیں آئے گی ۔ یہ جواب دیں ۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ نہ جلسوں میں پہلے اسلحہ لے کر ہم آئے ہیں نہ آئندہ لے کر آئیں گے لیکن اگر حکومت نے جبر کیا تو اس کے ردعمل کی ذمہ دار اپوزیشن پر نہیں ہو گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ ۔ سرتاج عزیز صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب والا! میں کل اس میٹنگ میں موجود تھا اور میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ اسلحہ کا نہ مسلح ہونے کا کوئی ذکر تک نہیں ہوا ساری میٹنگ میں اور یہ جو خبر پڑھی ہے انہوں نے اس کو بھی اگر غور سے دوبارہ پڑھیں تو اس میں پوری خبر میں نہیں

ہے کہ وہ اسلحہ لے کر چلیں گے ۔ انہوں نے پوچھا کہ آیا وہ ہوں گے تو اس نے کہا کہ یہ مقامی لیڈر کی صوابدید ہے کہ وہ کیا کریں گے ۔ یعنی یہ اس کے منہ میں ڈالنے کی بات کی گئی وگرنہ ایسی کوئی بات نہیں تھی اور اہم بات یہ ہے کہ یہ agitation یا یہ جو تحریک ہے یہ پچھلے چند مہینوں سے چل رہی ہے تو اس سارے وقت میں ایک شیشہ کہیں ٹوٹا ہے ؟ کوئی غیر قانونی کام ہوا ہے؟ کوئی غیر آئینی کام ہوا ہے ؟ اور ان کا جو پیریڈ تھا اپوزیشن کا اس کا اس سے موازنہ کر لیں ۔ نہ انہوں نے اسمبلی مانی ۔ لانگ مارچ کیا کہ ہم زبردستی گورنمنٹ کو گرائیں گے ۔ contrast بڑا ظاہر ہے کہ ہماری جو تحریک ہے وہ بالکل آئین اور قانون کے دائرے میں ہے ۔ یہ جو انہوں نے بات کہی کہ انہوں نے ٹرین مارچ میں کوئی interfere نہیں کیا یہ بھی حقائق کے خلاف بات ہے۔ اس لئے کہ-------------

Mian Raza Rabbani: Sir, it is not a point of order. Sir, as far as the prerogative of the Leader of the House and the Leader of the Opposition is concerned, it can be stretched to an extent. But as far as an individual member is concerned, I would kindly draw your attention to Rule 216 which explicitlystates as what is a Point of Order and what the honourable Senator is saying right now is not a point of order.

Mr. Presiding Officer: I have asked him to answer to Mr. Aitzaz Ahsan's question. That is why he answered.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, under what rules Mr. Aitzaz Ahsan raised the point? There was no adjournment motion, there was no call attention notice and he specifically addressed the question to me and now when I am answering that, then they have no patience to hear it.

(interruption)

Mr. Sartaj Aziz: It has not yet been fully answered. Let me answer it completely.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ آپ جواب دے دیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ اب جب سوال کیا ہے تو جواب سننے کی تاب رکھیں ۔ جب سوال پوچھا ہے تو جواب سن لیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ حکومت کے استحکام کے لئے موومنٹ ہے اس کو ہٹانے کے لئے نہیں ہے ۔

(interruption).

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: The thing is that the Leader of the Opposition has stated categorically that there will be a, 'Jhaggra'

(جھگڑا)

اب وہ کہتے ہیں کہ جھگڑا نہیں ہو گا تو who is right and who is wrong? جناب والا! بات سمجھنے کی ہے دونوں contradiction کر رہے ہیں ایک دوسرے کی ۔ ایک فرما رہے ہیں دو دفعہ انہوں نے explain کیا ہے اور صورت حال کو واضح کیا ہے کہ ہم یہ کریں گے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں یہ بات سمجھنے کی ہے ---------

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب والا! یہ خود منسٹر ہیں اب یہ کس نکتے پہ بات کر رہے ہیں کیا یہ رولز کی خلاف ورزی نہیں کر رہے ان کو کوئی حق نہیں کہ یونہی اٹھ کر بات کرنا شروع کر دیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہمیں بولنے کا حق ہے ۔ ہمارا حق ہے جناب والا یہ میری دوسری بات بھی سن لیں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ان کے سوال کا جواب ابھی تک نہیں دیا ان کو جواب دینے دیں آپ تشریف رکھیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں ایک بات میں کرنا چاہتا ہوں آپ سن لیں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ پہلے سوال کا جواب آنے دیں اس کے بعد آپ بات کریں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں ایک اور بات جو انہوں نے کی ہے ایٹم بم والی تو اس میں اکرم ذکی اور مشاہد حسین پچھلے دنوں امریکہ گئے اور وہاں پہ کانگریس میں کو explain کرنے کے لئے کہ یہ ہمارے رہنما نے غلط بیان دے دیا ہے اور اس کے حوالے سے پڑھا جائے۔ آج یہ اس کی تائید کر رہے ہیں تو who is right, who is wrong? سچا کون ہے ان میں۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا! جب یہ بول رہے ہوتے ہیں ہم نہ مداخلت کرتے ہیں نہ question پوچھتے ہیں نہ shame کہتے ہیں نہ کوئی interruption کرتے ہیں اور جب ہم بولتے ہیں تو یہ شیشے کے گھر میں رہ کے پتھر پھینکتے ہیں تو ان کو یہ خیال رہنا چاہئیے کہ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں۔ ان میں برداشت ہونی چاہئیے اور شرافت سے بیٹھ کر یہ سنیں اس ہاؤس کو XXXXXX ان سے گزارش ہے کہ جب کوئی موضوع چھیڑتے ہیں تو پھر اس طرف سے لوگوں کو شرافت سے سنا جائے اور اب آپ کی توسط سے گزارش ہے اقبال حیدر صاحب خود اس میں involve ہیں اور اتنے ذمہ دار یہ شخص ہیں وہ منسٹر بنے ہوئے ہیں۔ جب آپ بولتے ہیں تو ہم شرافت سے سنتے ہیں جب ہم بولتے ہیں تو آپ بھی شرافت سے سنیں اس ہاؤس کو تماشا تو نہ بنائیں خدا کے واسطے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سرتاج عزیز صاحب کیا آپ نے اپنی بات ابھی ختم کر دی؟

جناب سرتاج عزیز۔ نہیں جناب ابھی میرے دو پوائنٹس رہتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ پھر آپ شروع کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! انہوں نے نیشنل اسمبلی کی بات کی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کوئی ریمارکس نیشنل اسمبلی کے متعلق نہیں ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جناب انہوں نے نیشنل اسمبلی کا نام لیا ہے اور کہا ہے کہ XXXXX یہ نیشنل اسمبلی کی توہین ہے۔

XXXXX بحکم جناب پریذائیڈنگ آفیسر حذف کیا گیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ نیشنل اسمبلی کے متعلق ریمارکس expunge کر دیئے جائیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ان کو اپنے یہ ریمارکس واپس لینے چاہئیں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ شفقت محمود صاحب ۔

جناب شفقت محمود ۔ جناب والا! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے تین دن پہلے جب میں نے صرف چیئرمین صاحب سے بات کرنے کی کوشش کی جبکہ فضل آغا صاحب یہاں موجود نہیں تھے، میری خواہش تھی کہ آپ یہاں پر ہوتے اور دیکھتے کہ جناب میرے بہت ہی معزز ممبر جناب انور بھنڈر صاحب اور جناب لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر صاحب نے ڈیسک بجانا شروع کردیا ۔ اگرچہ مجھے چیئرمین صاحب نے اجازت دے دی ہے کہ آپ ایک منٹ کے لیے بول لیں ۔ انہوں نے اتنے زور سے ڈیسک بجایا کہ مجھے بات نہ کرنے دی ۔ میں صرف اس لئے پوائنٹ آؤٹ کررہا ہوں کہ اپنا بھی آئینہ دیکھیں ۔ یہ اب بڑے شوق سے بولیں ۔ اور یہ دیکھیں کہ دو دن پہلے آپ کا رویہ کیا تھا؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ جی جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں آپ کی اجازت سے صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ جناب شفقت محمود صاحب نے شاید پہلی دفعہ ہی ایک تحریک التواء پیش کی تھی ۔ حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ایک ممبر نے تحریک التواء ایک پرائیویٹ شخص کے خلاف پیش کی تھی ۔ اور میں نے اٹھ کر یہی چیئرمین صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہا تھا کہ قانون کی نگاہ میں کسی پرائیویٹ آدمی کے خلاف آج تک پارلیمانی تاریخ میں کبھی تحریک التواء نہیں آئی ۔ دوسری بات یہ تھی کہ حکومتی بینچوں پر بیٹھے ہوئے اصحاب نے کبھی تحریک التواء پیش نہیں کی ۔ اور جہاں تک ڈیسک بجانے کا تعلق ہے ۔ اگر میرے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ میں ڈیسک بجا رہا تھا تو یہ بات غلط ہے میں سمجھتاہوں کہ میں کم از کم ایسی ٹریننگ لیکر نہیں آیا ہوں کہ مداخلت کے لیے ڈیسک بجاؤں گا ۔ میں اگر آپ کی مداخلت کروں گا قانون کی نگاہ سے کروں گا ۔ اور ان ہدایات اور ان رولز کے تحت کروں گا۔ میں صرف یہ واضح کرنا چاہتا ہوں لمبی بات نہیں کرنا چاہتا ۔ اس لیے اصل ایجنڈا جو ہے وہ تو باقی ہے اور یہ اتنا لمبا کام ہے کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کا فائدہ ہی کوئی نہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر جناب شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود۔ عرض یہ ہے جی کہ میرا جو ایڈجرنمنٹ موشن تھا اس میں اگر کوئی قانونی سقم تھا تو چیئرمین صاحب ما شا اللہ وکیل بھی ہیں اور چیئرمین صاحب اتنی دیر سے چیئرمین ہیں ان کے پاس تجربہ بھی ہے اور ڈگری بھی ہے ۔ سب کچھ ہے ۔ تو جب میری چیئرمین صاحب سے بات ہو رہی تھی تو میرے معزز دوست انور بھنڈر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے صرف پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ قانون کے خلاف ہے۔ تو میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر تھا Can there be a point of order on a point of order? All I am saying Sir, is this that. اب پھر آپ وہی کر رہے ہیں ۔ what is good for the goose is good for the gender. ہم بھی نہیں چاہتے ہیں برائے مہربانی ہمارے لیے بھی وہی رولز ہونے چا ہیئں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ جی جناب شیخ آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں یہ عرض کررہا ہوں کہ آج چار بجے کا وقت تھا اس اجلاس کا اور آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے ۔ یہ ٹورنامنٹ جو ہورہا ہے ۔ یہ سارے کا سارا ایجنڈا ویسے کا ویسا رکھا ہوا ہے ابھی موشن آرہے ہیں جن پر بات کرنی ہے اور بلوں پر بحث کرنی ہے ۔اب سارا ڈرامہ صرف اس لیے ہے جناب چیئرمین! کہ ہم اصل بات پر نہ آسکیں۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ ہاؤس کا یہ استحقاق ہے کہ ہم اس Private Members Day کا پورا فائدہ اٹھائیں، اپنے Bills پیش کریں۔ لہذا ہمیں normal business کی طرف آنے دیں ۔ اس debate کو ختم کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ شیخ صاحب۔Thank you very much آپ ان کو نہ کہیں ۔ چیئر کو blame کر سکتے ہیں کیونکہ یہ باتیں بھی ضروری تھیں اور اس لئے ان پر بھی بحث ضروری تھی ۔ آب ایجنڈے پر جائیں گے ۔ پہلا item درخواستیں ہیں ۔ اس کے بعد ایجنڈا شروع ہو جائے گا ۔ Order Please. جی اجمل خٹک صاحب ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جب میں ہاؤس میں داخل ہوا تو یہ بحث گرم تھی۔ اس طرف سے میرے عزیز بول رہے تھے کہ ہڑتال کے دن ، ہڑتال کرنے والے تشدد کا ارادہ رکھتے ہیں یا اسلحہ لا نا چاہتے ہیں اور اس کا ---- ذرا آپ اس کی وضاحت سنیں۔ میں یہ

بات بڑی ذمے داری سے کر رہا ہوں ۔ میں بحیثیت سپریم کونسل کے ذمے دار ممبر کے تمام meetings میں شامل رہا ۔ میں اس ہاؤس کے ذریعے پوری قوم کو یقین دلاتا ہوں اور کبھی جھوٹ نہ کہوں گا اور جو کہوں گا اس سے نہ ہٹوں گا ۔ ہم نے مکمل کوشش کی ہے ' ابھی میں اپنے صوبے "پختونخواہ" کے اجلاس سے اٹھ کر آیا ہوں۔ ہم نے مکمل کوشش کی ہے کہ نہ صرف ہم بلکہ کوئی اور بھی ایسی چیز ساتھ نہ لائے جس سے تشدد کا اظہار ہو ۔ ہم نے ۱۲۰۰ میل ۴۸ اسٹیشنوں پر جس طرح سمجھیں وہ کیا ۔ حالانکہ جو کچھ ہوتا رہا میں تلخی کے لئے اس کا ذکر نہیں کر رہا ہوں ۔حکومت کی طرف سے جو کچھ ہوتا رہا ہے ۔ اس کے باوجود ہم نے مکمل کوشش کی کہ امن رہے ۔ ہم نے ۲۴ جلسے اس ملک میں کئے اور بڑے بڑے جلوس نکالے۔ میں پوری ذمے داری کے ساتھ آپ کے ذریعے ' اس ہاؤس کے ذریعے پوری قوم اور ملک کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری طرف سے ' ہڑتال کرنے والوں کی طرف سے نہ تشدد کا ارادہ ہے اور نہ تشدد کا حربہ جلسے اور جلوس میں لانے کا کسی نے ذکر کیا ہے ۔ اخبار میں چھپا ہو تو ہو گا اور ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ خدا کے لئے ادارے اور انتظامیہ بھی ایسی حرکت نہ کریں ورنہ یہ ذمےداری ان پر عائد ہو گی' السلام علیکم ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔شکریہ جی۔The House is adjourned for Prayers

---

(The House adjourned for prayers)

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جناب محمد افضل خان نے اطلاع دی ہے کو وہ صدر صاحب کے ہمراہ ملک سے باہر ہیں اسلئے مورخہ ۱۸ تا ۲۲ ستمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب منظور احمد چکی ۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جمعرات کے دن ہم نے ایک تحریک التواء پیش کی تھی اور وہ تحریک التواء اس statement کے بارے میں ہے جو نواز شریف نے دیا تھا ۔ چونکہ یہ بہت اہم مسئلہ تھا اسلئے ہماری گزارش تھی چیئرمین صاحب سے کہ اس کو دوسرے دن جو ہے یعنی آج کے دن رکھا جائے۔ چیئرمین صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ

چونکہ انھوں نے تحریک التواءنہیں دیکھی اس لئے اس کو دیکھنے کے بعد وہ آج کے دن اس کی اجازت دے دیں گے۔ جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ کافی movers ہیں اس پر ۔ شفقت محمود صاحب ہیں ' ربانی صاحب ہیں ' طارق چوہدری صاحب ہیں اور کافی دوست ہیں ۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہم اس ملک میں اگر کوئی بھی legislation کرتے ہیں تو اس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم اس ملک کی بھلائی کے لئے کریں ۔ اگر ایک ایسا statement جو پورے atmosphere کو tense کرتا ہے اور جس کی وجہ سے ملک کی سالمیت کو دھچکا پہنچتا ہے ۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اس adjournment motion کو آج رکھا جائے تا کہ اس پر سیر حاصل بحث ہو اور اس کے تمام پہلوؤں کو عوام کے سامنے اور اس ہاؤس کے سامنے اجاگر کیا جا سکے۔ میری یہ گزارش ہے۔

سید مسعود کوثر ۔ جناب آج Private Members Day ہے ۔ اگر کوئی adjournment motions ہیں اور to the point ہیں تو وہ next day لائیں ۔ ایجنڈے پر تو آئیں۔ دیکھیں دو گھنٹے ہو چکے ہیں ' ابھی تک ایجنڈے پر نہیں آئے۔ پلیز ایجنڈے پر آئیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جناب چیئرمین صاحب اس کو rule out کر چکے ہیں۔

So, it has been ruled out.and there can be no further discussion.

Mian Raza Rabbani: No Sir, I beg to differ. I will not discuss it in Chamber. I will discuss this matter here on the floor of the House. Under the rules an adjournment motion can not be killed in the Chamber and I will show it to you.

Mr. Presiding Officer: He has killed it in the House but if you want to discuss it with him, you can discuss it in the Chamber.

Mian Raza Rabbani: No Sir, he has not killed this adjournment motion in the House. He has killed the adjournment motion in his Chamber and according to the Rules of Procedure, an adjournment motion can not be killed in the Chamber.

Mr. Presiding Officer: But I have no power to revise it.

Mian Raza Rabbani: Sir, he can not do it. How can he do it? I mean, if the Chairman does not have the power to do something, how can he arrogate to himself that power?

Mr. Presiding Officer: You can discuss it with him tomorrow.

Mian Raza Rabbani: Sir, I don't want to discuss it with him. I will discuss it on the floor of the House. I will show to the House that the action of the Chairman is patently biased and he has become partisan. I will show you under the rules, he can not kill an adjournment motion in the Chamber. It is not a privilege motion. There is a clear distinction between a privilege motion and an adjournment motion. The relevant rules are there. If you allow me, I will show you how a privilege motion may be killed in the Chamber but an adjournment motion can not be killed in the Chamber. An adjournment motion has to be brought up and decided in the House. He has no power to kill an adjournment motion in the Chamber.

Mr. Presiding Officer: Well, he has the power. It can not be questioned.

Mian Raza Rabbani.: No Sir, this is totally wrong. This is totally illegal, against the rules. He can not kill an adjournment motion in the Chamber.

Mr. Presiding Officer: Having been killed I can not revise it.

Mian Raza Rabbani: Sir, this is no way. He can not do this. How can he do this? Sir, I will draw your attention that this is totally illegal. How can review it? He can not take an illegal step like this. If the Chair wants to become

partisan, then this is not the way the House is going to run, simply, because it does not suit a particular political party. Sir, I would like to draw your attention to Rule 76. Let us start with Rule 76. An illegal order is no order. This is no order. How can he kill a thing that he cannot do under the rules, how has he done it?

(interruption)

Mian Raza Rabbani: They are most welcome to rebut but first of all I am the aggrieved party. My adjournment motion has been killed, illegally in the Chamber by a (XXXXX) Chairman. Therefore, it is my privilege to show to this House that it is not within the power of the Chairman to kill an adjournment motion in the Chamber. If the other side has a different point of view, let them come and say it, I will rebut that. Sir, I will show you. Let us come to Rule 76. Rule 76(1) reads: Leave to make a motion shall be asked for after questions and privilege motions, if any, and before other business entered in the Orders of the Day is taken up:

provided that on Sundays such leave shall be asked for immediately after recitation from the Holy Quran and the disposal of privilege motions, if any(2); leave to make a motion shall be asked for only by the member who has given notice thereof. (3): At this stage the member may read out his motion. (4): If the motion is opposed the Minister may make a brief statement thereon to which the member may reply confining himself to the question of admissibility of the motion." Rule 77(1); If the Chairman is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall ask whether the member has the leave of the Senate to move the motion and if objection is

---

(XXXXXX) Words expunged by the order of Presiding Officer

taken, he shall request such of the members. as may be in favour of leave being granted to rise in their seats."

Now, my contention here is that the word used is leave, leave here means allow, allow to move a motion. He has to allow the mover to move a motion, whether discussion is to be permitted subsequently on that motion or not is a question which would be settled by the Chairman.

(interruption)

Mr. Sajid Mir: Let him begin from Rule 75.

Mian Raza Rabbani: Sir I will begin from where I want to begin. This is no way. I am not wasting the time. You are wasting the time of this House by supporting an illegal order passed by (XXXXX) Chairman. You are wasting the time of this House. I am trying to make a point and ....

Mr.Presiding Officer: There is no need to shout.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: They have an illegal order passed and after the passing of that illegal order, they are not allowing me to show to you that the Chairman does not have the power........ *(interruption)*

Mian Raza Rabbani: Sir, that is what I am trying to do. If I am not interrupted that is exactly what I am trying to do.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Yes I said that the Chairman is (XXXXX), becasue this motion was deferred that day for this very purpose, that it should be killed in the Chambers. This is my right to say.

(XXXXXX)Words expunged by the order of the Presiding Officer.

Mr. Presiding Officer: Your remarks about the Chairman are expunged.

Mian Raza Rabbani: No, my remarks should not be expunged. They are not un-Parliamentary remarks. This is an expression of my opinion.

Mr. Presiding Officer: Chairman has the authority to do it.

Mian Raza Rabbani: Chairman does not have the authority to do, that is what I am trying to show to you. That is exactly what I am trying to show you.

Mr. Presiding Officer: You have shown me. Please sit down.

Mian Raza Rabbani: No I have not shown you. I have just started myformulation when I have been interrupted. I have to make a clear distinction to show you that there is a difference between an adjournment motion and a privilege motion. The wordings in respect of an adjournment motion is different. The wordings in respect of a privilege motion is totally different. The wordings as far as adjournment motions are concerned say that leave will be granted to a mover to move his motion whether that motion is in order and is fit for discussion or not, is a question that is to be decided by the Senate. For this I have read Rule 76 .... question shall be asked only by the member who has given notice thereof sub-Rule(3) is most important. What does it say? At this stage, it doesnot say after the consent or after the permission of the Chairman. It says that at

(XXXXXX) *Words expunged by the order of the Presiding Officer.*

this stage, the member may read out his motion. So here, the word "leave" given in 76(2) is to be construed to mean "allow" It is a formal permission. It isnot a permission which he has to give. But it is a formal permission that he has to give under 76(2) because the wording of 76(3) is "at this stage", It does not again specify that the Chairman has to give permission to move the motion. It says that at this stage the member may read out his motion. If the motion is opposed, it further goes on, then what is the consequence of reading out the motion, the Minister may make a brief statement thereon to which the member may reply confining himself to the question of admissibility. This means that a debate to the extent of admissibility of the motion is allowed. Then, Rule 77 says, then the Chairman will decide whether the motion is in order or not and if he comes to the conclusion that it is in order, he will at that stage take the sense of the Senate. If you go through the Rules of Procedure for Privilege Motion, you will find that there is no procedure whatsoever that has laid down in respect of bringing the privilege motion before the House. In fact, if I take you to the provisions of the Privilege Motion, I will like you to see Rule 60. It says," A member may with the consent" please note the difference in the word "consent"and "leave". "A member may with the consent of the Chairman raise a question involving a breach of privilege either of a member or of the Senate or of a Committee thereof". I take you to Rule 63 which says," Where a question has been allowed to be raised". It says, where a question has been allowed to be raised that means that it confirms that consent here means permission of the Chairman, since there is no other procedure which is laid down as situpelatees in Rule 76(2)(3) and (4), therefore, it means that he has the prerogative to go through the privilege motion in the Chamber and if he comes to the conclusion

that a breach of privilege has been committed, then , and he has to give consent, then it will be allowed to be moved in the House. But for of an adjournment motion, the procedure in Rule 76(2)(3) and (4) is clear. Sir, i re-emphasize that the terminology has been on purpose differently used. The word consent has been used in terms of a privilege motion. The word leave has been used in terms of an adjournment motion and the meaning of an ordinary dictionary of leave is "to allow". Here the term "leave" is not obligatory that permission has to be taken but it is allowing formally, he will allow, because subsequently, the rules provide for a procedure which is to take place in the House. Therefore, thequestion of killing an adjournment motion in the Chamber.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔جی پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! ہمارے دوست نے ایک بڑا اہم مسئلہ اٹھایا ہے اور اس معاملے میں آج جو متاثر ہیں لیکن ہم میں سے ہرایک متاثر ہو سکتا ہے اور ماضی میں بھی ہوتا رہا ہے ۔ ایسا نہیں ہے کہ چیمبر میں تحاریک التواء جو ہیں وہ ختم نہ کی گئی ہوں۔ہوتی رہی ہیں برابر ' میری بھی ہوئی ہیں ۔ ایک نہیں کئی بار ہوئی ہیں ۔ اس لئے میں پہلی بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب وہ رولز کو interpret کریں یا ہاؤس کی روایات پر ہم غور کریں تو کم از کم ہماری کوشش یہ ہونی چاہئیے کہ ہم partisan نہ ہوں بلکہ روایات اور قانون دونوں کو سامنے رکھ کرکے اپنی رائے کا اظہار کریں۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کاش یہ بحث چیئرمین کی موجودگی میں ہوتی ' اس لئے کہ ان کے لئے پھر اس معاملے کو سمجھنا بھی اور رولنگ دینا بھی زیادہ آسان ہوتا ۔ آج یہ بحث کی گئی ہے تو میرے خیال سے اس کے لئے جو timings ہیں وہ مناسب نہیں ہیں ۔ میں بہت reconciliatory ہوں کوئی partisan ہو کر بات نہیں کررہا ہوں۔ تیسری بات یہ ہے کہ جہاں تک تعبیر کا معاملہ ہے اس میں اختلاف ضرور ہو سکتا ہے لیکن جن دفعات کو میرے معزز سینٹر نے پیش کیا ہے اگر وہ ایڈجرنمنٹ موشن

کی دفعہ 73 بھی پڑھ لیتے ، تو شاید ان کو اتنی زحمت نہ ہوتی ۔ ایڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں
پہلی جو دفعہ ہے وہ 73 ہے ۔ وہ یہ کہتی ہے کہ subject to the Constitution and
under these rules no discussion of general public importance shall take place
except on a motion made with the consent of the Chairman بعینہٖ یہی وہ چیز ہے
جو پریویلج موشن میں بھی آئی ہے ۔ کہ member may with the consent of the
Chairman raise a question involving a breach of privilege, either of a member
or of the Senate or of a Committee thereof دراصل جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ پریولج
موشن ایک ایسی نازک اور اہم چیز ہے کہ اس میں چونکہ ہاؤس politically divided
ہوتا ہے تو اس لئے گنجائش یہ رکھی گئی ہے کہ اگر چیئرمین جو اس ہاؤس کے مفادات کا
محافظ ہے خواہ اس کا تعلق حکومت کی پارٹی سے ہو یا اپوزیشن سے ہو یا آزاد ہو ، اگر
وہ محسوس کرتا ہے یا متعلقہ فرد یہ محسوس کرتا ہے اس کے بعد پھر اور کوئی چیز خارج
نہیں ہونی چاہیئے ۔ یہ روایت ہماری اب پڑ گئی ہے کہ پریولج موشن کے اوپر اب وزیر سے
پوچھا جاتا ہے کہ وہ اس کے حق میں ہیں یا نہیں۔ قواعد کی رو سے اس کی ضرورت نہیں،
میں بار بار یہ بات کہہ چکا ہوں اس ہاؤس کے اندر ۔ یہ پریولج موشن کی ترتیب ہے۔
ایڈجرنمنٹ موشن کی ترتیب یہ ہے کہ وہاں پر جب آپ بھیجتے ہیں تو prior consent جو
یہاں پر 73 میں کہی گئی ہے ۔ یہ ہے جو چیئرمین چیمبر میں استعمال کرتا ہے ۔ اس کے
بعد اگر وہ initially یہ محسوس کرتا ہے prima facie اس پر غور ہونا چاہیئے تو پھر وہ
ہاؤس کے سامنے آتی ہے وہاں پر پھر leave کا مسئلہ آتا ہے ۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ
majority اکثریت نہیں 'if less than 1/4th of the total membership تاکہ یہ ہے کہ
اکثریتی پارٹی بھی ، اقلیتی پارٹی بھی ، لوگوں کو موقع مل سکے کہ بات کرسکیں اس
ایڈجرنمنٹ موشن کے اوپر ۔ تو اس کو اکثریت کی بناپر نہیں رکھا گیا بلکہ اس کے لئے
1/4th کورم رکھا گیا ہے کہ وہ leave دے سکتے ہیں ۔ اگر 74-73 کو بھی critically پڑھا
جائے تو آپ یہ دیکھیں گے کہ جو conditions دی گئی ہیں وہ (A) سے لے کر (F)
تک ہیں اور ان سب کے معنی یہ ہیں کہ ان تمام conditions پر ہاؤس بھی غور کرے
گا اور چیئرمین بھی غور کرے گا۔ اگر آپ خاص طور پر (L) کو دیکھیں جو subjudice

معاملات کے بارے میں ہے وہاں پر built-in کہا گیا ہے ۔ provided the Chairman may in his discretion یعنی subjudice case بھی وہ لا سکتا ہے ۔ تو یہ جو discretion استعمال کرتا ہے یہ ہاؤس میں نہیں کرتا ہے یہ ہاؤس سے پہلے کرنا ہے وہ۔ تو جس چیز کو تین جگہ پر بیان کیا گیا ہے اس کے اندر یہ بات ہے کہ چیئرمین کی consent اس کے لئے ' اس کے بعد پھر فرد کو خود ہونا چاہئیے اور پھر یہ ہے کہ اگر ہاؤس leave دیتا ہے with 1/4th تو اس پر discussion کی جا سکتی .ہے۔یہ ہے قانونی پوزیشن۔ لیکن ہم نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ ایک دوسرے کو accommodate کریں اور حقیقت یہ ہے کہ چند exceptions کو چھوڑ کر نو دس سال کے اندر اس ہاؤس نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ اگر کوئی اپوزیشن دو افراد پر بھی مشتمل ہو ۔ تو بھی ان کا حق مارا نہ جائے ' ان کو موقع ملناچاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے جس طرح اس نظام کو چلایا ہے وہی بہتر ہے اور یہ زبان استعمال کرنا کہ XXXXXX + Chairman تو یہ روایات ہیں پارلیمانی آداب کی کہ آپ اس کی روایت سے اختلاف کیجئے ضرور لیکن الفاظ وہ استعمال xxxxx کیجئے جو اس کی nutrality اور اس پورے ہاؤس کے مفاد کے محافظ کی حیثیت کو متاثر نہ ہونے دے۔ یہ باتیں میں پورے ادب سے عرض کر رہا ہوں آپ کو غور و خوض کے لئے بھی کہہ رہا ہوں ۔ میرا مقصد کسی پوائنٹ کو rebut کرنا نہیں ہے بلکہ میری نگاہ میں یہ قانونی اور روایتی پوزیشن ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ شکریہ جی۔جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, Rule 73 comes into play only after procedure of Rules 76 and 77 have been completed because the word used here is that discussion of a matter, the word used is ' discussion', and I would again refer you back to Rule 76 (2), (3), (4) and (7) then discussion on a matter would be permissible only after it has been admited. So, Rule 73 will come into play only after the leave has been given to move the motion and it

\+ (XXXXXX) Words expunged by the order of the Presiding Officer.

has been decided on the question of admissibility whether it is admissible or not. If it is admissible then Rule 73 will come into play as to whether a disccussion will take place or not That is my interpretation and it may be wrong

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جی جناب شفقت محمود صاحب۔

Mr. Shafqat Mehmood. So, I can not go into the legal niceties but I like to point out, something of facts, something that happend here on Thursday

جناب چیئرمین صاحب نے جمعرات کو فرمایا تھا: آپ kindly ریکارڈ منگوا کر دیکھ لیں۔ انہوں نے اس پر فرمایا تھا کہ آج میں نے اس موشن کا مطالعہ نہیں کیا اس لئے اس کی میں آج اجازت نہیں دے سکتا لیکن میں اس کا مطالعہ کر کے آپ کو اتوار کے دن اجازت دوں گا کہ آپ اس ایڈجرنمنٹ موشن کو take up کریں۔ اس کے لئے اگر آپ چاہیں تو آپ ریکارڈ بھی منگوا کر دیکھ سکتے ہیں۔ یہ commitment کرنے کے بعد اور اگر ہفتہ کو اپنے چیمبر میں اس کو kill کرنا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اب قانونی بات تو گچکی صاحب اور باقی لوگ کریں گے، میں یہ سمجھتا ہوں یہ سراسر ناانصافی ہے اور پھر اب کیا لفظ استعمال کریں پھر آپ کہیں گے کہ یہ لفظ استعمال کر رہے ہیں اور اس میں یہ بھی گزارش کر دوں کہ ہم گورنمنٹ میں ہیں ناں پھر اپوزیشن کی کوئی چیز کوئی ایڈجرنمنٹ موشن وہ نہیں آئے گی۔ پھر وہ چیمبر میں ہی kill ہو گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جناب منظور احمد گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پروفیسر خورشید صاحب نے جو بات یہاں پر سامنے رکھی ہے۔ پہلے تو رؤل ۷۲ کے بارے میں میرے دوست نے اس کو صحیح طور interpret کیا' یہ بحث کے بارے میں ہے' اس کو ایڈمٹ کرنے کے بعد بحث کے لئے اس کو reject نہیں کرتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ 75 (L) کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ subjudice ہے۔ میرے خیال میں یہ statement subjudice بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس کا کسی عدالت سے تعلق نہیں ہے۔ تیسری بات جناب والا یہ ہے کہ میں صرف آپ کی اجازت سے چیئر سے

پوچھنا چاہوں گا کہ مجھے وہ رول quote کرکے بتائیں کہ کس رول کے تحت اس ایڈجرنمنٹ موشن کو چیمبر کے اندر kill کیا گیا ہے' صرف مجھے وہ رول quote کرکے بتا دیں تا کہ ہم مطمئن ہو جائیں کہ اس نے صحیح کیا ہے under which rule دیکھیں ناں عرض یہ ہے کہ اگر چیئر نے اس کو rule out کیا ہے' اس کو چیمبر میں kill کیا ہے تو کسی رول کے تحت کیا ہے ناں جی۔ ہم یہاں پر ۷۳ سے لے کر ۸۱ تک ایسا کوئی رول ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے نہیں ہے کہ چیئر خود بغیر ہاؤس کو کئے ہوئے یا ہاؤس میں رکھے ہوئے کسی ایڈجرنمنٹ موشن کو اپنے چیمبر میں kill کرے۔ سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں پر یہ tradition اس لئے ہے کیونکہ یہ ہاؤس صرف ایک پارٹی کا ہاؤس رہا ہے اور یہاں پر چیئرمین نے جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ چاہے رول کے تحت رہا ہو یا رول کے خلاف رہا ہو اس کو پورے ہاؤس نے تسلیم کیا ہے لیکن جناب والا یہ ہاؤس ایک پارٹی ہاؤس نہیں رہا ہے۔

Now we will challenge any wrong thing that happens in the House. We will challenge it.

اور میں سمجھتا ہوں کہ جناب چیئرمین نے اس کو kill کرکے صحیح نہیں کیا ہے اس لئے کہ پاکستان میں اس وقت دو تین سٹیٹمنٹ ایسے موجود ہیں کہ جو پاکستان کے داخلی اور خارجی معاملات پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اگر ایسے معاملے کو چیئرمین صاحب اپنے چیمبر میں kill کرتے ہیں تو partisanship اور کیا ہوتی ہے۔ اس پر کوئی اور چیز تو نہیں لگا ہوا ہوتا۔ This is partisanship کیونکہ یہ پورے ملک کے خارجہ اور داخلہ معاملات پر اثر انداز ہوتا ہے اور ہم اس ہاؤس میں جب بیٹھتے ہیں تو ہم اس لئے بیٹھتے ہیں کہ اس ملک کی اچھائی کے لئے کام کریں اور اگر کوئی شخص غلط طریقے سے نادانی سے یا اپنے پولیٹیکل interest کی وجہ سے اس ملک کے تمام مفادات کو ملیامیٹ کرکے رکھ دیتا ہے' تو ہم اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے لوگ' اس شخص کو اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ اور میری یہ گزارش ہے کہ اس کو admit کیا جائے اس پر بحث کی جائے۔ اور ان تمام لوگوں کو expose کیا جائے جو اس ملک کی قسمت سے کھیل رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ' بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: میں سب سے پہلے تو جناب والا' یہ گزارش کرنا چاہوں گا

کہ رول ۷۳، پہلے ہے رول ۷۴، اس کے بعد ہے۔ رول ۷۳، میں یہ بتایا گیا ہے

Subject to the Constitution in these rules, no discussion of a matter of general public inportance shall take place except on a motion made with the permission of the Chairman.

بحث سے اگر یہ تاویل لی جائے کہ اس کی بحث بعد میں ہوتی ہے تو وہ ہرگز اس سے مراد نہیں ہے کیونکہ جناب اگر ۷۴، پڑھیں۔ تو ۷۴، میں ہے۔

Notice of a motion under Rule 73 explaining the matter proposed to be discussed shall be delivered to the secretary in quadruplet not less than two hours.

وہ پہلی شرط ہے ۔وہ تو جناب' نوٹس سے بھی پہلے کی شرط ہے کہ آپ کوئی موشن چیئرمین کی consent کے بغیر پیش ہی نہیں کر سکتے اور یہ جناب سینٹ کے رولز نہیں ہیں' میں تو آپ کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اپنے تجربے کی بنا پر ۱۹۶۲ سے جناب یہ ایک established پارلیمنٹری طریقہ کار ہے کہ تحریک التواء کا پیش ہونا یا اس کی اجازت دینا چیمبر میں kill کرنا' یہاں out of order کرنا' یہ ہمیشہ سے سپیکر کی اور چیئرمین کی صوابدید پر رہا ہے۔ کہ اگر وہ یہ سمجھیں کہ یہ قاعدہ قانون کے مطابق نہیں ہے۔ تو وہ اس کو چیمبر میں بھی kill کر سکتے ہیں۔ وہ اس کو یہاں بھی out of order قرار دے سکتے ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ شاید ایک بھی نظیر ایسی ان کو نہ ملے یا ایک بھی اتھارٹی ایسی پیش نہ کی جا سکے جس میں یہ ہو کہ سپیکر کو یا چیئرمین کو تحریک التواء کو out of order قرار دینے یا چیمبر میں kill کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اور یہ ہوتا رہا ہے اور یہ پارلیمنٹری پریکٹس رہی ہے۔ نیشنل اسمبلی میں یہ ہوتا ہے اور ہر روز ہوتا ہے۔ نیشنل اسمبلی کے اسپیکر بھی یہ کرتے ہیں۔ اور ۷۳ اور ۷۴، کو ملا کر پڑھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے جناب' کہ کوئی موشن بغیر چیئرمین کی اجازت کے نہیں آسکتا اور ان کو چیمبر میں kill کرنے کا اختیار ہے۔

دوسرے میں تو حیران ہوں کہ اس بات پر کہ جب ایک رولنگ آجاتی ہے' جب ایک رولنگ غلط یا صحیح جو کچھ بھی ہے 'یہاں اس ایوان میں جناب والا جو بھی رولنگ دیں گے' آپ جو رولنگ آج دیں گے یا جو بھی چیئرمین رولنگ دیتے ہیں وہ اس ہاؤس پر binding ہے ۔ اس پر دوبارہ بحث کرنا out of order ہے ۔اس پر کوئی بحث یا تنقید نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے کہ جو بھی فیصلہ چیئرمین بیٹھے ہوئے کریں گے' اس کا تقدس ہم نے رکھنا ہے اور اس کو ہم نے

honour کرنا ہے۔ ہم یہاں بطور ممبر بیٹھے ہیں لیکن اگر ہم اسی کو criticise کرنا شروع کر دیں' اور اسی پر ہم تنقید کرنی شروع کر دیں' تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کا تقدس برقرار نہیں رہ سکتا۔ اس لئے بھی' یہ جو بحث تھی اس کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے ۔ رہا جناب جواز اس بات کا کہ یہ موشن in order تھی یا نہیں۔ وہ جناب الگ مسئلہ ہے' میں اس پر نہیں جاتا اس لئے کہ وہ بحث اس وقت سامنے نہیں آئی ہے' آج تک کسی پرائیویٹ ممبر کے خلاف یا پرائیویٹ آدمی کے خلاف کبھی تحریک التواء آئی ہے' ایک کی مثال مجھے دے دیں۔ ------ He is Ex -Prime Minister not the Government. دوسری بات یہ ہے ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ Let him finish آپ کی باری پھر آ جائے گی۔ Let him speak مجھے اس کے جواب میں جانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ چیئرمین صاحب نے فیصلہ دے دیا ہے۔ Please sit down. حافظ صاحب بول رہے ہیں آپ بیٹھیں۔آپ تشریف رکھیں ۔ جی حافظ صاحب فرمائیے۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین صاحب آپ کی خداداد قابلیت اور فیاضی کو دیکھتے ہوئے میں بھی کچھ عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں ۔ میں ان کے ساتھ نہیں ہوں لیکن اگر آپ اجازت دیں میرا ایک وہ ہے میں پڑھ دوں پھر فیصلہ آپ کر لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی ۔

حافظ حسین احمد ۔ روزنامہ جنگ اور The News ۱۲ ستمبر کے مطابق سابق وزیراعظم جناب محمد نواز شریف نے واشنگٹن پوسٹ میں شائع شدہ اپنے ایک انٹرویو میں انکشاف کیا ہے کہ اس دور کے چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ اور جنرل اسد درانی نے افواج پاکستان کے لئے ہیروئن اسمگل کرنے کا ایک منصوبہ ترتیب دیا تھا ۔ جس کو انہوں نے مسترد کر دیا افواج پاکستان کی بحیثیت ادارہ یہ کردار کشی ناقابل فہم اور افسوسناک ہے اس لئے جاری کارروائی کو روک کر اس پر بحث کی جائے۔ یہ میری تحریک التواء ہے میں نے پڑھ دی ہے اور مجھے کوئی باضابطہ طور پر اب تک اطلاع نہیں مل سکی ہے اس لئے اگر وہاں سے oppose نہیں ہوتا تو اس پر بحث کی جائے شکریہ ۔

Mr. Presiding Officer: I will give the ruling now. The decision has been taken by the Chair and I cannot reverse it, therefore the matter is closed.

میں نے فیصلہ دے دیا ہے ۔ ختم ہو گیا جی This subject is closed التواء نمبر ا ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ انہوں نے تحریک التواء پیش کی ہے ہاؤس کی رائے لیں۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین صاحب حکومت کی جانب سے وزیر نے oppose نہیں کیا ہے اسے ۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Time for adjournment motion is over. Now we proceed with the next item. Bill to be introduced, Bhinder Sahib, item No.2.

THE NUMBER OF THE SUPREME COURT OF PAKISTAN JUDGES BILL 1994.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg leave to introduce a Bill to fix the Number of the Judges of the Supreme Court of Pakistan [The Number of the Supreme Court of Pakistan Judges Bill, 1994].

Mr. Presiding Officer: Ch. Muhammad Anwar Bhinder has introduced a Bill to fix the number of the Judges of Supreme Court of Pakistan [The Number of the Supreme Court of Pakistan Judges Bill, 1994].

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I have sought leave to introduce a Bill to fix the Number of Judges of the Supreme Court of Pakistan [The Number of the Supreme Court of Pakistan Judges Bill, 1994]....

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔بھنڈر صاحب نہیں پہلے ہاؤس کی رائے لے لیں اس کے بعد۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں نے پہلے motion move کی اس کو Oppose نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد میں نے introduce کر دیا بل کو۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں نے oppose کیا ہے جی۔ یہ کیسی بات ہوئی۔

Ch.Muhammad Anwar Bhinder: Sir, it has not been opposed.

Dr.Sher Afgan Khan Niazi: Sir, it has been opposed.

Ch.Muhammad Anwar Bhinder: You are the best Judge, Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ سارے oppose کریں لیکن ان کو کہنے دیں میں آپ سے پوچھوں گا آپ oppose کریں۔ جی میں repeate کرتا ہوں۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder has moved the Bill to fix the Number of the Judges of the Supreme Court of Pakistan [The Number of the Supreme Court of Pakistan Judges Bill, 1994].

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No. Not at all. This is not the way. This is a very serious matter. Once he has to give objects and reasons then we have to oppose and before putting it as a motion to this House it must be voted for.

Mr. Presiding Officer: He has sought leave of the House. If you do not want to give permission, don't give.

Syed Iqbal Haider: Sir, he will have to give reasons why he is moving it. Let him explain it.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب گزارش یہ ہے کہ میں نے leave مانگی تھی اور leave کی motion جب میں نے پڑھی تو opposition نہیں ہوئی۔ پھر جناب میں نے دوسری موشن پڑھی introduce کرنے کے لئے۔ اور leave کو oppose نہیں کیا گیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ میں نے کیا ہے جی ۔ I have opposed جی ۔ I have done it

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ نہیں oppose کیا ہے شیر افگن صاحب نے ۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: Mr. Chairman, the procedure is that once the motion is moved the Chair always asks the Minister whether he will oppose it or not. But before the Chair asked the Minister opposed it.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جی بھنڈر صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ explain کریں کہ آپ کیوں اس کو ----

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب میری پہلی موشن جو ہے جس میں میں نے اجازت مانگی ہے وہ تو oppose نہیں ہوئی تھی ۔ آپ نے introduce کر دیا وہ تو introduce ہو گیا بل جناب اور اسٹینڈنگ کمیٹی کو فرمائیں کہ refer ہو گیا اور اگلا میں پڑھتا ہوں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آپ نے جب move کیا تو ڈاکٹر شیر افگن نے oppose کیا ۔ میں نے سنا ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ ٹھیک ہے جناب اگر جناب کی یہ رولنگ ہے تو سر تسلیم خم ۔ بالکل جناب ۔ جناب والا میں نے یہ بل اس لئے پیش کیا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد جو ہیں وہ آئین کے آرٹیکل ۱۷۶ کے مطابق ہیں ۔ میں وہ ہاؤس کے سامنے پڑھے دیتا ہوں ۔ آئین کا آرٹیکل ۱۷۶ یہ ہے

The Supreme Court shall consist of a Chief Justice to be known as Chief Justice of Pakistan and so many other judges as may be determined by the Act of Majlis-e-Shoora (Parliament) or until so determined as may be fixed by the President.

اس میں جناب گزارش یہ ہے کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد مقرر کرنے کے لئے پارلیمنٹ اپنا ایک ایکٹ پاس کرے ۔ آج تک پارلیمنٹ نے اس سلسلے میں کوئی

ایکٹ پاس نہیں کیا ۔میری تجویز یہ ہے اس بل کے ذریعے ، اور میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ constitutional obligation یعنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے اس بل کو پاس کر کے سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد مقرر کر دی جائے ۔ اور میں نےجو اس وقت تعداد مقرر کی ہے وہ ۱۴ کی ہے اور میں نے وہ تعداد مقرر کی ہے جو اس وقت غالباً ۱۲ہے اس لئے کہ اس میں کوئی دقت نہ پیدا ہو یہ نہ ہو کہ میں کہوں ۱۰ اور اس وقت ۱۲ ہے تو یہ کہیں کہ ۲ تو نکالنے پڑیں گے میں نے ۱۴ کی تعداد جناب اس لئے رکھی ہے اور دو ایڈہاک ججوں کی، کہ دو سے زیادہ ایڈہاک جج نہیں ہونے چاہیے۔ لیکن جہاں تک constitutional obligation کا تعلق ہے وہ constitutional obligation پوری کرنی چاہیے اور ہندوستان میں بھی جناب والا یہ ایکٹ سپریم کورٹ نمبر آف ججز ۱۹۵۶ میں بن گیا پھر اس میں ۱۹۶۰ میں ترمیم ہوئی پھر اس میں ۱۹۷۷، میں ترمیم ہوئی ۔ اور ہم نے جناب آج تک ۱۹۷۳ میں آئین بننے کے باوجود وہ تعداد مقرر نہیں کی اور کہا یہ جانے گا کہ شاید پریذیڈنٹ صاحب کو چونکہ اختیار ہے وہ جناب والا تعداد مقرر کر سکتے ہیں انہوں نے تعداد مقرر کی ہوئی ہے اس لئے ابھی تعداد مقرر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ در اصل پوزیشن جناب والا یہ ہے کہ ہمیں تعداد مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔ جو اختیارات پارلیمنٹ کے ہیں جو نیشنل اسمبلی کے ہیں جو سینٹ کے ہیں وہ اختیار ہمیں استعمال کرنے چاہئیں ۔ اور وہ اختیارات جو ہیں ان کو اگر ہم استعمال نہیں کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایگزیکٹو جو ہے اس کا کوئی head بھی ہو خواہ صدر مملکت ہو خواہ وزیر اعظم ہو ۔وہ استعمال کریں گے یہ آئین جس طرح کہتا ہےہمیں آئین کے مطابق چلنا ہےہمیں آئین کی پاسداری کرنی ہےہمیں آئین کے مطابق قانون سازی کرنی ہے اور اگر آئین کہتاہے کہ قانون سازی کی جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کیا اعتراض ہے اور کیوں قانون سازی نہ کی جائے ۔قانون سازی کے ذریعے ایک ایکٹ آ جائے گا آپ کے پاس اختیار ہو گا ۔ پھر آپ change بھی کر سکیں گے، آپ اگر ۲۰ کرنا چاہیں گے ۲۰ کر سکیں گے، آپ اگر اس میں سے ۱۲ کرنا چاہیں گے تو ۱۲ کر سکیں گے، یہ اختیار آپ کے پاس آئے گا۔ اس لئے آپ کو یہ اختیار لینے میں کیا حرج ہے ۔ اور ویسے جناب والا میں یہ بھی عرض کروں کہ پارلیمانی اور جمہوری روایت یہ ہے کہ عام طور پر introduction of bills جو ہے یہ oppose نہیں کی جاتی اور treasury benches پر بیٹھے ہوئے ممبر صاحبان بھی ان کو oppose نہیں کرتے ، یہ بل جناب والا لائیں private members bill لائیں ، ہم اس کو oppose نہیں کریں گے۔ اس

لئے کہ بز کمیٹی کے پاس جائیں گے ۔ کمیٹی پھر اس کو دیکھے گی کمیٹی اس پر اپنی رپورٹ پیش کرنے گی۔ خود کمیٹی میں دونوں طرف کے ممبران موجود ہوں گے۔ اس کے بعد وہ بل پھر ہاؤس میں آنے گا۔ پھر اس کی تین readings ہوں گی۔ یہ تو نہیں ہے کہ آج یہ بل پاس ہو رہا ہے آج یہ بل پاس نہیں ہو رہا آج تو صرف introduce ہو رہا ہے۔ ایک suggestion for legislation ہے ایک تجویز ہے اور اس تجویز کو جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ نہایت inocent ہے اور آپ کو اس آئین کے مطابق کارروائی چلانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس بل کو introduce کرنے پر اعتراض نہ کریں ، اس کو introduce ہونے دیں اور میں تو عرض کروں گا کہ اس کو پاس بھی ہونے دیں اس لئے کہ اگر یہ تعداد مقرر نہ ہو تو پھر تو جناب لامحدود رہے گی کل کو پریذیڈنٹ صاحب کہتے ہیں کہ ۵۰ جج ہوں گے سپریم کورٹ کے اور ۵۰ appoint کر دیں تو کر دیں۔ ایک notification سے وہ تعداد مقرر کریں گے دوسرے notification سے ۵۰ جج مقرر کر دیں گے ۔ اس پر قدغن لگانے کے لئے قانون میں اور آئین میں یہ شق رکھی گئی ہے کہ پارلیمنٹ جوکہ sovereign body ہے پارلیمنٹ دونوں ہاؤسز ہیں ، دونوں ہاؤسز جو تعداد مقرر کریں اتنے ججز مقرر کئے جائیں ۔ آپ فیصلہ کریں ۔ پارلیمنٹ فیصلہ کرے کہ ۲۰ چاہئیں ۔ پارلیمنٹ فیصلہ کرے کہ ۵۰ چاہئیں، پارلیمنٹ فیصلہ کرے کہ ۱۰ چاہئیں ۔ ہم تو اس آئین کے مطابق آج بھی اختیارات کا تحفظ چاہتے ہیں ۔ آج بھی اختیارات قائم رکھنا چاہتے ہیں ۔ اس سے کسی شخص کو ۔ کسی political party کو ۔ کسی اور شخص کو کوئی فائدہ نہیں بلکہ آئین کی جناب والا ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ تعداد مقرر کی جائے اور اگر تعداد نہ مقرر کریں ، اگر آج ۷۳ء کے بعد ، آج جناب ۹۴ء آ گیا ۔ ۲۱ سال کے بعد بھی اگر ہم ججز کی تعداد مقرر نہیں کرتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم آئین کے مطابق نہیں چل رہے ۔ ہم اس ملک کو آئین کے اس کے مطابق نہیں چلا رہے ۔ آج تو مقدمات جناب والاچھوٹی چھوٹی بات پر سنتے ہیں کہ یہ constitution کی sub-version ہوئی یہ sub-version کی constitution کی کہ constitution میں ایک شق ہوتے ہوئے بھی ہم اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے اور ہم اس کے مطابق ججز کی تعداد مقرر نہیں کرتے اگر اس میں تعداد مقرر ہو جائے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ گورنمنٹ کو کوئی نقصان ہے نہ اس میں اپوزیشن کا کوئی بڑا فائدہ ہے بلکہ یہ صرف آئین کے مطابق چلانے کے لئے introduce کیا گیا ہے اور میں نے جناب والا وہ مثالیں عرض کر دی ہیں کہ ہم سے بہت پہلے ہندوستان نے یہ تعداد مقرر کر رکھی ہے اور اس

4458(97) S-A (7)

میں کوئی حرج نہیں تھا۔ اس میں ہندوستان نے یہ نہیں محسوس کیا کہ ہم کوئی خدانخواستہ judiciary پر قدغن لگا رہے ہیں۔ ہم judiciary پر کوئی قدغن نہیں لگا رہے۔ اور صرف یہ کہنا کہ پریذیڈنٹ صاحب چونکہ کر سکتے ہیں۔ پریذیڈنٹ صاحب تو بہت کچھ کر سکتے ہیں لیکن جو کچھ آپ کے ذمہ فرض لگایا گیا ہے آپ اس فرض کو بھی پورا کیجیئے۔ ان فرائض سے عہدہ برا ہونیے۔ اس لئے کہ اس ملک کو جس طرح بھی آئین دیا گیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک متفقہ آئین ہے جس کی پاسداری آپ کے لئے بھی لازم ہے، جس کی پاسداری ہمارے لئے بھی لازم ہے اور اسی حق کے مطابق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل کو introduce کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب آفتاب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr Chairman Rule 83 (3) if a motion for leave to introduce the bill is opposed. The Chairman after formitting if he so thinks fit, a brief explanatory statement by member seeking leave and Minister opposing , may without further debate put the question. Question is Sir, that this a discretion of the Chairman, this is entirely word "may" has been used here Entirely, your discretion Sir, to put the motion immediately before the House or take the opinions of some of the persons because this is a very important Bill and I request your leave Mr. Chairman for making submissions on this very important point. Because the word "may" has been used that has promoted me to get up and seek discretionary grant from the Chairman. Because I seek the leave from the Chairman, give me leave Sir, because I want to make my submissions on this particular business.

Syed Iqbal Haider: Sir, he is not the mover.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I may not be the mover, I may not be a mover.

Mr. Presiding Officer: Application for leave is introduced and the

bill is opposed. The Chairman, after permitting, if he so desires, a brief explanatory statement by the member seeking leave and the Minister opposing it, may without to further debate, put the question. Let the Minister give his answer.

Shaikh Sahib, if you want to speak, you can, but the Law Minister has to answer it. He has to answer it.

پروفیسر خورشید احمد۔ point of order sir میرا خیال ہے یہ ہے کہ شیخ صاحب کی بات تو درست ہے لیکن اس condition کے ساتھ کہ پہلے وزیر کا حق ہے کہ وہ اس کے بارے میں رائے دیں اور اس کے بعد Chair کا discretion ہے کہ وہ اس پر debate allow کرے یا نہ کرے before voting ۔ میں بھی درخواست کروں گا کہ یہ بل ایسا ہے کہ وزیر کے بعد آپ ہمیں بھی موقع دیں کہ ہم اپنی رائے کا اظہار بہت اختصار کے ساتھ کریں۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: I allow this debate.

(interruption)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین پھر میرا پہلے حق ہے۔ وہ بیٹھ جائیں پھر Law Minister will wind up پھر مجھے آپ پہلےموقع دیں تاکہ بھنڈر صاحب کی بات کو میں نے oppose کیا تھا let me explain the real position چونکہ ۔

(interruption)

Mr. Imdad Ali Awan: My humble submission is that a wrong interpretation of Rule 83 has been given. Sub rule 3, it says: if a motion to introduce the Bill is opposed, the Chairman after permitting if that so thinks fit, a brief explanatory statement by the member seeking leave. Member has been given the time, He has explained. Why he wants to introduce the motion, the bill and the Minister opposing, after that member, the Minister has been given the right to oppose and he should give his statement.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ لا، منسٹر کیا آپ اپوز کرتے ہیں؟

Syed Iqbal Haider: Of course, I am opposing it. I am grateful to my colleague member that when I was in the house he had rightly opposed this. The whole bill, Mr. Chairman, is based on completely misconceived idea and misconception of facts. Completely raw. A most erroneous approach has been adopted by the Honourable member who is a very able person but in this case the apprehensions expressed by the honourable member are not so correct. There has never been any essense of misuse of powers in sanctioning the strength of the Supreme Court of Pakistan or of any High Court. They are collectively called superior Courts. So this power of the President, according to this power Sir, the strength of the Supreme Court is 16 and not 13 as mentioned by the honourable member. The sanctioned strength of the Supreme Court of Pakistan is 16 and the reason and it is strictly in accordance with the Constitution. Article 176 clearly empowers the President of Pakistan to sanction the strength and that power makes it easy for the President to increase the strength as and when deemed necessary. Now this sanctioned strength was raised in the year 1985. Since that time, so many governments have come and gone but the strength of the Supreme Court has remained the same. So the apprehension of the honourable member that the President may overnight change the strength and increase the judges outrightly without any reason, no Sir, it is not done. Whenever strength is increased, the tendency of the work is always taken into consideration and the need is also appreciated. So if you make it an Act of Parliament, you are supposed, there are unexpected increase in the volume of the cases. Then if the need be there, then ad-hoc judges are

always appointed according to the needs in the Supreme Court. So why restrict through the Act of the Parliament, that power which can be exercised by the President very validly, rightly under the Constitution and what will be, the object. Suppose, there is an act of parliament. What purpose and objective will it serve. It is only question of determining the sanctioned strength of the Superior Courts and that determination is incapable of being abused and it has not been abused There was Gen. Zia ul Haq, There was Ghulam Ishaq Khan, now is our Peoples duly elected President of Pakistan Sardar Farooq Lukhari Sahib, all have maintained the same strength. So the apprehension is not so well founded and not supported by any fact or logic. Second object of the Bill is: limit the number of the ad-hoc judge. Now Sir. Ad-Hoc judges are only appointed temporarily as and when there is a need for judges to conduct some pending business and to limit that number is not advisable, why restrict by mere increasing the strength of the ad-hoc judges, you cannot serve any purpose except you are only serving the purpose of expeditious disposal of cases. So on that also, I have a serious objection that this is not based on logic and reason that the limit of the ad-hoc judges should be prescribed, it should not be prescribed. Third, even in India Sir, the honourable member has quoted from the Indian Act, that Act is revised, even through the number it is increased and it delays the disposal of the cases when an Act is amended or modified. It takes long time to have it legislated. Thirdly Sir, then the honourable member said that there should be a ratio on the basis of the provinces and population. Now this ratio, Supreme Court is the Supreme Court of Pakistan and every effort is made that only those judges are appointed who are fully competent and qualified and meet the requirement. Now by putting the ratio you will be adding one more

criteria of...... Basic criteria is competence, integration and independence. Now by prescribing on one hand the honourable member is perhaps in support of the quota in government service under the 13th Amendment which I will be glad if the honourable member says, yes that the 13th Constitutional amendment which is passed by the Standing Committee , is approved by him. then there is a still some , but there is a vast inconsistency that on one hand the quota in government service is opposed by the honourable member and quota in the Supreme most judicial forum of the country is being pleaded to add one more criteria of competence that instead of competence, integation and indpendence, he has to be from the province of Balochistan or from Frontier or from Punjab or from Sindh. That merit is not advisable to introduce. We in any case, keep into consideration that provinces are duly represented. We are all for it. But to make it ethical and mandatory that no, every province must recieve irrespective of the quality of the judge or competence of the judge or integrity of the judge, that percentage of quota will not be advisable. We are making sure that no province feels that they are unrepresented at any federal forum. We strictly believe in the Federal character of our government and the country and we want to strictly follow it. So this Bill is not necessary at all. It is totally...... but I will request the honourable member not to press this bill and withdraw it.

Article 176 of the Constitution, it talks of two arrangements. It talks for the permanent arrangement. I read the Article. The Supreme Court shall consist of Chief Justice to be known as the Chief Justice of Pakistan and so many other Judges as determined by the Act of Majlis-e-Shoora (Parliament) or until so determined as by the President. The permanent arrangement is by passing an Act of the Parliament, i.e the permanent arrangement which has been talked

about by the Constitution.

[AZAAN]

Mr. Presiding Officer: The session is adjourned until 9.30 tomorrow morning.

[The House then adjourned to meet again at 9.30(a.m) on Monday, September 19, 1994.]

PCPPI—4480(97) Senate—4-10-97—180.